عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT

AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE

جلد نمبر ۸ | شمارہ نمبر ۸

اللہ والے

اپنی شہرت اور مقبولیت کے خواہاں نہیں ہوتے

اعجاز القرآن

اکھنڈ بھارت اور قادیانی

پاکستان میں آغا خانی ریاست کے قیام کی تیاریاں

توہینِ انبیاء اور قادیانی

خفیہ خط کے ذریعے قادیانیت کی تبلیغ اور حکومت کی ذمہ داری

کیرالہ بھارت میں مباہلہ کیوں ہوا؟

انجمن اشاعت اسلام کے سیکرٹری جناب عبدالرحمٰن کوڈیتور کا خط

چند دن ہوئے دہلی سے ہمارے ایک دوست نے ہفت روزہ ختم نبوت کا ایک نسخہ بھیج دیا۔ وہ پڑھ کر ہم بہت خوش ہوئے۔ اس لئے کہ مرتد قادیانی امرتسر کے بعد قادیانیت کے رد میں اتنا اچھا رسالہ نظر سے نہ گزرا تھا۔

انجمن اشاعت اسلام قادیانیت کے خلاف کام کرنے کے لئے بنائی گئی ہے بسن ۱۹۸۱ء سے یہ ادارہ کیرالہ اور کرناٹک میں تقریریں اور کتابوں کی اشاعت سے رد قادیانیت کے کاموں میں مصروف ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ بہت سے قادیانی احباب رجوع الی الحق ہوئے اور بہت سے مسلمان جنہیں قادیانیوں نے تشویش میں ڈال رکھا تھا۔ قادیانیت کی اصلیت سے واقف ہو کر توبہ کر لی۔ ہم نے پانچ کتابیں اور بہت سے کتابچے اور پمفلٹ شائع کئے ہیں۔ ایک کتاب جو چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ شائع ہونے والی ہے۔ جس کی دو جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ غرض کیرالہ صوبہ میں خصوصاً اور جنوبی ہندوستان میں عموماً یہ ادارہ بہت مشہور و معروف ہے۔ آپ اس بات پر بھی غور فرمائیے کہ انجمن کے دار المطالعہ اور لائبریری کے لئے آپ کی شائع شدہ کتابیں اور ختم نبوت کے پرانے شمارے اور آئندہ ملنے والے شمارے علی الاشد ضروری ہیں۔ اس کے لئے ہم قیمت دینے کو تیار ہیں۔ لیکن ہمیں معلوم نہیں کہ کس طرح ادا کریں؟

اگر ہو سکے تو ہماری دینی خدمات کے لئے آپ یہ مفت ہی بھیج دیجئے۔ اس کے ساتھ قادیانی کتب بھی ضروری ہیں۔ ہمارے پاس چند کتابیں ہیں۔ اور بھی ان لوگوں کے خواب حرام کرتی ہیں۔ اگر پوری کتابیں مل جائیں تو ان کا آخری سانس بھی منجمد ہو جائے گا عالمی اجلاس سے رابطہ رکھنے کے لئے ہمیں مختلف ممالک کے مجلس کے نمائندگان کے پتے بھی ملنا چاہیں۔ تاکہ ان کو انجمن اشاعت اسلام سے آشنا کرائیں۔

۱۱ر جون ۱۹۸۸ء کو قادیانی پیشوا مرزا طاہر احمد نے دنیا بھر کے مسلمانوں کو مباہلے کا چیلنج دیا تو کیرالہ میں ہم نے اس کے جواب میں پمفلٹ شائع کئے۔ پریس کانفرنس بلا کر ہم نے اعلان کیا کہ یوں تو ہم یہ چیلنج قبول کرتے ہیں۔ بشرطیکہ قرآنی ارشاد کے مطابق اہل و عیال کو بھی ساتھ لے کر آئیں آمنے سامنے اعلانیہ طور پر مباہلہ کریں اور مباہلہ مرزا قادیانی کے کذب پر ہو۔ ذکر ۹۰ مرزائی اسرائیلی فوج میں بھرتی ہوتے ہیں یا نہیں وغیرہ اس پر نہیں، آخر کار مرزا طاہر نے لکھا کہ اپنے کسی نائب کے طور پر کیرالہ احمدیہ جماعت کے امیر اور دیگر آدمیوں کو تم سے مباہلے کی اجازت دی گئی ہے۔ تب ہمیں مباہلہ کرنا پڑا۔ ہم نے ہندوستان کے بہت سے علماء سے رابطہ کر کے اجازت طلب کی۔ آپ لوگوں کا پتہ ہمارے پاس نہ تھا۔ عالم عرب کے علامہ یوسف القرضاوی، قاضی محمود، اور رابطہ عالم اسلامی کے علماء کو خط لکھے۔ ان میں سے چند نے جواب دیا۔ کہ مباہلہ کا چیلنج مسلمانوں کی طرف سے ہونا چاہیے۔ تب ہم نے اعلان کیا۔ کہ قادیانی پیشوا کا چیلنج اصل میں مباہلے کا نہیں ہے۔ اصل مباہلہ وہ ہے جو قرآن کے ارشاد کے مطابق کیا جائے۔ ہمارا چیلنج قبول کر کے وہ لوگ آئے۔ تب ہم بھی تیار ہو گئے۔ آخر کار ۲۸ مئی ۱۹۸۹ء کو شام کے چار بجے ہمارے چھوٹے شہر میں مباہلہ ہو گیا۔ آپ لوگوں سے ہماری درخواست ہے پوری توجہ اور خلوص کے ساتھ بارگاہ رب العزت میں ہماری کامرانی اور تائید اور نصرت و فتح یابی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

یہ ساری باتیں اس لئے لکھ رہے ہیں کہ ہم نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو انجمن اشاعت اسلام کی سرپرست مان لیا ہے۔ اور دنیا بھر میں ہم اس کام کو واضح طور پر پھیلانا چاہتے ہیں۔

(مباہلہ کی رپورٹ آئندہ شمارے میں ملاحظہ کریں)

بزم ختم نبوت

نعت پاک بحضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنکھوں میں بس گیا ہے مدینہ حضورؐ کا
بیکس کا آسرا ہے مدینہ حضورؐ کا

پھر جا رہے ہیں اہل محبت کے قافلے
پھر یاد آ رہا ہے مدینہ حضورؐ کا

نبیوں میں جیسے افضل و اعلیٰ ہیں مصطفےٰ
شہروں میں بادشاہ ہے مدینہ حضورؐ کا

ہے رنگ و نور جس نے دیا دو جہان کو
وہ نور کا دیا ہے مدینہ حضورؐ کا

جب سے قدم پڑے ہیں رسالتمآب کے
جنت بنا ہوا ہے مدینہ حضورؐ کا

قدسی بھی چومتے ہیں ادب سے یہاں کی خاک
قسمت پہ جھومتا ہے مدینہ حضورؐ کا

اک ایک ذرہ اپنی جگہ ماہتاب ہے
کیا جگمگا رہا ہے مدینہ حضورؐ کا

ہو ناز کیوں نہ اس کو ندیم اس نصیب پر
جس کو بھی مل گیا ہے مدینہ حضورؐ کا

ندیم نیازی

خراج تحسین!

احسان اللہ کلاچوی ہوت عاقلے

میں رسالہ ختم نبوت کو ہمیشہ بڑی دلچسپی کے ساتھ پڑھتا ہوں۔ پڑھ کر دل کو بڑا سرور حاصل ہوتا ہے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ادارہ ختم نبوت کو مزید توفیق عطا فرمائے تاکہ جھوٹے مدعیان نبوت کی ہمیشہ سرکوبی ہوتی رہے میں ادارہ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ اس ادارہ نے رات اور دن تا مذ تحریک ختم نبوت حضرت مولانا

باقی صفحہ ۲۲ پر

ہفت روزہ **ختم نبوت** انٹرنیشنل

AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE KH/TME NUBUWWAT

اشاعت: ۲۴ تا ۳۰ ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ
مطابق ۲۸ جولائی تا ۳ اگست ۱۹۸۹ء
جلد نمبر (8) شمارہ نمبر (8)

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول: **عبدالرحمٰن باوا**

اِس شمارے میں

نمبر شمار — نام مضمون — صفحہ نمبر

۱ — خفیہ خطوط سے قادیانیت کی تبلیغ، حکومت نوٹس لے (اداریہ) — ۵
۲ — اللہ والے اپنی شہرت کے خواہاں نہیں ہوتے۔ — ۶
۳ — اعجاز القرآن۔ — ۷
۴ — مسلمان اور مغربی فیشن۔ — ۸
۵ — آداب المساجد۔ — ۱۱
۶ — پاکستان میں آغاخانی ریاست کی تیاریاں۔ — ۱۴
۷ — حضرت سلیمان علیہ السلام — ۱۶
۸ — مرزا قادیانی کی قرآن دانی — ۱۷

سرپرستان

- حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ — مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
- مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما
- شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات
- مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان
- حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
- حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
- حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
- حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا
- حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔ ۷۴۴۰۰
فون نمبر: ۷۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE
35 Stock Well Green
London
SW9 9HZ UK
Tel: 01-737-8199

چندہ

سالانہ — ۱۵۰ روپے
ششماہی — ۷۵ روپے
سہ ماہی — ۴۵ روپے
فی پرچہ — ۳ روپے

چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
۴۵ ڈالر

چیک / ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بینک
بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳
کراچی پاکستان

بیرون ملک نمائندے

- قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی
- امریکہ — چوہدری محمد شریف نکودری
- دوبئی — قاری محمد اسماعیل
- ابوظہبی — قاری وصف الرحمٰن
- سنگاپور — سید منیر حسن بخاری
- ہارینڈس — اسماعیل قاضی
- سوئٹزرلینڈ — لے ایکو انصاری
- برطانیہ — محمد اقبال
- اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن
- ڈنمارک — محمد ادریس
- ناروے — میاں اشرف جاوید
- افریقہ — محمد زبیر افریقی
- ماریشس — محمد اخلاص احمد
- ٹرینیڈاڈ — اسماعیل نائڈا
- ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ
- بنگلہ دیش — محی الدین خان
- مغربی جرمنی — مشتاق الرحمٰن
- برما — محمود یوسف

نارتھ امریکہ

- ٹورنٹو — حافظ سعید احمد
- وینی پیگ — میاں حمید
- مونٹریال — آفتاب احمد
- واشنگٹن — کرامت اللہ
- شکاگو — محمد عبدالغنی
- لاس اینجلس — مزمل سید
- وینکوور — جمال عبدالستار
- ایڈمنٹن — عامر رشید

القرآن

قل ائنکم ......

کہہ دے کہ کیا تم لوگ خدا کا انکار کرتے ہو جس نے ۲ دو دن میں یہ زمین پیدا کی اور تم خدا کے شریک قرار دیتے ہو ۔ وہی سارے جہان کا مالک پروردگار ہے ۔

حدیث

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا !

یعنی میری مثال اور انبیاء سابقین کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے ایک مکان بنایا اور بہت خوبصورت بنوایا مگر اسکے کونے میں ایک اینٹ باقی رہ گئی لوگ اس مکان کو دیکھ کر تعجب کرتے اور کہتے تھے کہ یہ اینٹ کی جگہ جو خالی ہے پوری کیوں نہ کردی گئی ۔ فرمایا کہ میں وہ اینٹ ہوں اور آخری نبی ہوں ۔

اتہام تراشی سے بچو

رسول پاک ﷺ کے نام لیوا مسلمانو ! کسی بی بی بہن پر اتہام لگانے کی بجائے اپنے ہاتھوں سے اپنی زبان کاٹ لو تاکہ دوزخ کی آگ سے بچاؤ ہو سکے اور جو کسی وجہ سے پاکباز بیبیوں کی رسوائی کا باعث ہوتا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صدمہ پہنچانے والوں کی پیروی کرکے انہی کی جائے قیام کے قریب اپنا گھر بناتا ہے ۔ حضرت عائشہ رضؓ کے حق میں آیت اترنے سے پہلے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انگاروں پر لوٹنا پڑا ۔ اسکے بیان سے اس کا تصور بہتر ہے ۔

اے افتراء پرداز لوگو ! امت کی ہر بی بی حضرت عائشہ رضؓ کی اولاد ہے ان مومنیوں کی بے آبروئی میں لطف حاصل نہ کرو اور ان زبان درازوں کی حوصلہ افزائی نہ کرو جو خانہ نشینوں کے خلاف افواہیں اٹھاتے ہیں ۔

(چوہدری افضل حق رحؒ)

قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے

علامہ اقبال

خفیہ خطوط کے ذریعے قادیانیت کی تبلیغ ۔ حکومت نوٹس لے

آج کل قادیانی ایک فوٹو سٹیٹ مضمون بذریعہ ڈاک جگہ جگہ ارسال کر رہے ہیں ۔ جس میں قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلہ لکھ کر یہ تاثر دیا ہے کہ جس دین کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کرنے کا اس آیت کریمہ میں وعدہ کیا گیا ہے ۔ وہ خدا تعالیٰ نے ابھی تک پورا نہیں کیا ۔ (نعوذ باللہ) یہ غلبہ کاملہ امام الانبیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی نہ ہو سکا ۔ پھر خلافت راشدہ کے دور میں بھی پورا نہ ہو سکا ۔ گو یا وہ فتوحات جو خود حضور کے دور میں پھر خلفائے راشدین کے دور میں ۔ اور اس کے بعد مختلف شکلوں اور صورتوں میں ہوتی رہیں ۔ ان سے اسلام غالب نہ ہو سکا ۔ مغلوب ہی رہا (العیاذ باللہ) بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر ۲۳ ، مارچ ۱۹۸۹ء تک اسلام فتح و کامرانی کی بجائے شکست و ریخت اور مغلوبیت کا شکار رہا ۔

جس غلبہ کاملہ کا اس آیت کریمہ میں وعدہ کیا گیا ہے ۔ وہ وعدہ بقول قادیانیوں کے مرزا قادیانی دجال کے ہاتھوں پورا ہونا تھا ۔ کیوں کہ مرزا قادیانی کی روحانیت کامل تھی ۔ اور آنحضرت ﷺ کی روحانیت ناقص تھی ۔ جیسا کہ خود مرزا ملعون نے لکھا ہے :-

” ہمارے نبی کریم صلی اللہ کی روحانیت نے پانچویں ہزار میں اجمال صفات کے ساتھ (مکہ میں) ظہور فرمایا ۔ اور وہ زمانہ اس روحانیت کی ترقیات کی انتہا کا نہ تھا ۔ بلکہ اس کے کمالات معراج کے لئے پہلا قدم تھا ۔ پھر اس روحانیت نے چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اس وقت (قادیان میں) تجلی فرمائی ۔

(خطبہ الہامیہ ص۱۷۷)

اس کی تشریح ذیل کی عبارت اور قاضی اکمل قادیانی کے اشعار سے مزید ہوتی ہے ۔ لکھا ہے ۔

(۱) ” مسیح موعود (مرزا) کا ذہنی ارتقاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہے ۔ اور یہ جزوی فضیلت ہے (جو تمام نبیوں) ہے ۔ حضرت مسیح یعنی (مرزا ملعون) کو آنحضرت صلعم پر حاصل ہے ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذہنی استعدادوں کا پورا ہونا ۔ بوجہ تمدن کے نقص کے نہ ظہور ہوا ۔ اور نہ قابلیت تھی ۔ اب تمدن کی ترقی سے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ ان کا ظہور ہوا ۔ (ریویو مئی ۱۹۰۹ء)

قاضی اکمل کہتا ہے :- محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں — اور آگے سے ہیں بڑھ کے اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل — غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

مرزا قادیانی نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑنے اور غلبہ اسلام کے لئے مبعوث ہوا ہوں ۔ اس نے یہ بھی کہا کہ اگر میں نے وہ کام نہ کر دکھایا جس کے لئے مبعوث ہوا ہوں ۔ میں جھوٹا ہوں ، چنانچہ مرزا ملعون کے دعوؤں کو سو سال بیت چکے ہیں ۔ اور اسے غلبہ بھی حاصل نہ ہو سکا ۔ اور نہ ہی عیسیٰ پرستی کا ستون ٹوٹا جیسا کہ اسی فوٹو سٹیٹ شدہ پمفلٹ میں بھی اقرار موجود ہے کہ

” اس وقت غیر مسلم اقوام نہ صرف بھاری اکثریت میں ہیں ۔ بلکہ سائنس و ٹیکنالوجی میں کہیں زیادہ ترقی یافتہ اور بڑی بڑی عظیم سلطنتوں پر حکمران بھی ہیں “

ضد اور تعصب کا کسی ڈاکٹر یا طبیب کے پاس علاج نہیں ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر اندھی عقیدت کی پٹی آنکھوں پر آجائے تو ایسے شخص کو سچائی کیا نظر آتی ہے ۔

اندھے عقیدت مند قادیانیوں کو یہ بات سوچنی چاہیئے کہ اگر حضور سرکار دو عالم امام الانبیاء ، فخر کون و مکاں ، زبدۂ زمین و زماں ، رحمۃ للعالمین ، حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی ارتقاء (نعوذ باللہ) کامل نہیں تھا اور ان کے دور میں اسلام غالب نہ ہو سکا ۔ اور پھر خلافت راشدہ کے دور میں بھی کفر ہی غالب رہا ۔ تو چودہ سو سال کے بعد ایسی کونسی شخصیت ہو سکتی ہے جو اپنے کامل روحانی ارتقاء کے باعث اسلام کو غالب کرے گی ؟ جہاں تک مرزا قادیانی کا تعلق ہے ۔ تو گزشتہ سو سال کی تاریخ ہمارے سامنے ہے ۔ ان سو سالوں میں مسلمانوں اور عالم اسلام کو غلبہ تو کیا ملتا بے شمار مصائب و آلام کا شکار ہونا پڑا ۔ مرزا قادیانی اور اس کی ذریت بجائے مسلمانوں کی خیر خواہی کے ان کی پیٹھ پر خنجر گھونپتی رہی ہے ۔ یہود و نصاریٰ کی جن کے

باقی صفحہ ۲۶ پر

اللہ والے

اپنی شہرت اور مقبولیت کے خواہاں نہیں ہوتے

حدیث شریف یہ ہے کہ

ان اللہ یحب العبد التقی الغنی الخفی (رواہ مسلم)

ترجمہ :۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کو پسند فرماتا ہے جو پرہیزگار، غنی اور لوگوں کی نظروں سے چھپنے والا ہو۔

تشریح (از شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری قدس سرہٗ) اللہ تعالیٰ پرہیزگار، خلق خدا سے بے پرواہ عبادت کے لئے کنارہ کش ہونے والے کو پسند کرتا ہے۔ (از گلدستہ صد احادیث نبوی ؐ صـ۲۷)

اللہ والوں کا ایک وصف یہ بھی ہے کہ وہ لوگوں میں اپنی شہرت اور مقبولیت ہرگز پسند نہیں کرتے۔ بلکہ وہ اپنے گناہوں پر نظر رکھتے ہیں، اور اپنے آپ کو گناہوں میں گھرا ہوا سمجھتے ہیں وہ گناہوں کو اگرچہ بہت ہی تھوڑے ہوں، بہت زیادہ جانتے ہیں، اور اپنی نیکیوں کو اگرچہ بہت زیادہ ہوں، بہت کم خیال کرتے ہیں۔ اور اس بات سے ڈرتے رہتے ہیں۔ کہ خبر نہیں۔ وہ قابل قبول بھی ہیں۔ یا نہیں۔

ایسے سچے اہل اللہ بزرگوں کے بارے میں حضرت سیدنا ومرشدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کا ارشاد گرامی ہے کہ :

"عجیب معاملہ ہے کہ عارف جس قدر بلندی حاصل کرتا ہے اور ترقیاں اور عروج پاتا ہے۔ اسی قدر اس کی "دید نقص" (اپنے نقص اور عیبوں پر نظر) زیادہ سے زیادہ تر ہوتی جاتی ہے۔ اور اسے قصور بیشتر نظر آتے ہیں اور وہ اسے بے قرار و بے آرام کرتے ہیں۔ اسی طرح کا قصہ ایک رسی بٹنے والے کا ہے۔ کہ اس نے تعجب سے اپنے استاد کو کہا تھا کہ میں جتنی زیادہ لمبی رسی بٹتا ہوں، اتنا ہی زیادہ دور ہوتا جاتا ہوں۔ (از مکتوب: ۲۲، دفتر سوم)

حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک اہل اللہ بزرگ کی حکایت بیان فرمائی ہے کہ ایک شخص نے ان کو کہا کہ حضرت! آپ بڑے بزرگ ہیں۔ مگر اس حقیقت کے باوجود آپ کو کوئی بزرگ نہیں سمجھتا۔

بزرگ نے جواب دیا کہ مجھ میں کوئی خوبی نہیں۔ میں ایک آدمی ہوں۔ میں اپنے آپ کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ کہ میں کس حال میں ہوں، اس لئے لوگوں کا مجھے نہ جاننا بالکل درست ہے۔ اگر معاملہ اس کے برعکس ہوتا اور لوگ مجھے بزرگ سمجھتے۔ اور بزرگ جاننے کی وجہ سے

محمد شفیع عمرالدین ۔ میرپور خاص

میری شہرت ہوتی۔ اور ان لوگوں کی باتوں پر کہ میں بھی اپنے آپ کو بزرگ سمجھنے لگتا۔ اور اپنے عیوب پر نظر نہ رکھتا تو یہ بات میرے لئے تباہ کن ہوتی۔ (مثنوی حصہ ششم)

حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ سادہ اور میلے کپڑے پہنے ہوئے۔ اور پریشان بالوں کشتی میں سوار تھے۔ کشتی میں بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے کوئی بھی آپ کو پہچانتا نہ تھا۔ کشتی میں مسخرہ بھی موجود تھا۔ وہ لوگوں کو ہنسی کی باتیں کر کے ہنساتا تھا۔ اور وہ ہنسی مخول میں کئی دفعہ حضرت ابراہیمؒ کے پاس گیا اور ہر بار آپ کے سر کے بال پکڑ کر گردن پر طمانچے مارے۔ حضرت ابراہیمؒ نے فرمایا کہ اپنے نفس کی اس سرزنش پر میں بہت خوش ہوتا تھا۔ (تذکرۃ الاولیاء)

بزرگوں کی سیرت سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ ہمیں اپنے آپ کو سب لوگوں سے کمتر سمجھنا چاہیئے، اور خود بین اور متکبر ہرگز نہ بننا چاہیئے۔

حضرت سیدنا ومرشدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ :

اگر مخلوق سے ایذا پہنچے تو سوائے تحمل کے کے چارہ نہیں، اور رشتہ داروں کی ایذا پر صبر کئے بغیر گزارہ نہیں۔ اللہ نے اپنے حبیب علیہ السلام کو فرمایا ہے۔

فاصبر کما صبر اولو العزم من الرسل ولا تستعجل لھم (الاحقاف آیت ۳۵)

ترجمہ :۔ اور پھر صبر کر جیسا کہ عالی ہمت رسولوں نے کیا ہے اور ان کے لئے جلدی نہ کر۔ یعنی ان کے متعلق عذاب کی جلدی نہ کریں۔

(از مکتوب : ۷۰ دفتر سوم)

نیز آپ (حضرت امام ربانیؒ) فرماتے ہیں۔ "مجھے وہ شخص جو آزار کے درپے ہیں، باقی ساری مخلوق سے زیادہ محبوب نظر آتے ہیں۔

اور اس ارشاد کے بعد ہدایت فرماتے ہیں، کہ آپ دوستوں کو کہہ دیں کہ سینہ کی تنگی دور کر دیں اور جو جماعت آزاد ہو جاتی۔ اس کے ساتھ برائی سے پیش نہ آئیں۔ بلکہ چاہیئے یہ کہ اس کے اس فعل سے لذت حاصل کریں۔

ہاں! چونکہ ہمیں دعا مانگنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو دعا و التجا و تضرع و زاری پسند ہیں، اس لئے مصیبت کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں اور اس سے "عفو و عافیت" کا سوال کریں۔ (از مکتوب ۱۵ دفتر سوم)

اہل اللہ بزرگوں کو جو شخص تکلیف پہنچائے وہ اس کی بھلائی چاہتے ہیں، اور اس کی بہتری کی دعائیں مانگتے ہیں۔ سہ

باقی صـ۲۶ پر

اعجاز القرآن

حضرت ابو عقیل لبید بن ربیعہ اکابر شعراء میں سے تھے۔ آپ نے اسلام سے قبل اپنے کلام کی دھاک بٹھا دی تھی بارہ ہزار شعر کہے۔ مگر اسلام لانے کے بعد لبید اتنا در الکلام شاعر قرآن پاک کے عشق میں ایسا گم ہوا کہ شعر و شاعری کا مشغلہ ہی ترک کر دیا۔

حضرت عمر فاروقؓ نے ایک دن فرمایا: لبید! مجھے اپنے کلام سے چند اشعار سناؤ۔ حضرت لبید نے فرمایا: کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے سورۃ البقرہ اور سورۃ آل عمران پڑھنے کی توفیق دی ہے۔ میں نے شعر و شاعری چھوڑ دی ہے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے یہ جواب سن کر ان کا وظیفہ دو ہزار کی بجائے اڑھائی ہزار مقرر کر دیا۔

حضرت خالد ابن ولید یرموک کے محاذ پر برسر پیکار ہیں۔ عیسائیوں کا لشکر سامنے ہے۔ "جرجہ" اس کو کہتے ہیں جو عربی میں وہ سپہ سالار ہے عیسائیوں کا۔ ادھر خالد ابن ولیدؓ کی فوجیں ہیں۔ مبارزت کا زمانہ ہے۔ دست بدست جنگیں ہوتی تھیں۔ جرجہ کو خیال آیا کہ چلو بھائی اس سے جا کر بات تو کریں۔ وہ جنگ شروع ہونے سے پہلے (خوش نصیب تھا۔) حاضر خدمت ہوتا ہے خالد ابن ولیدؓ کی۔ کہ جی میں امن چاہتا ہوں۔ آپ سے دو باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا: آجایئے۔ بات شروع ہوتی ہے۔ وہ پوچھتا ہے۔ آپ کے نبی پر آسمان سے کیا کیا چیزیں نازل ہوئی ہیں؟ آپ فرماتے ہیں کہ ہمارے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر آسمان سے قرآن نازل ہوا ہے۔" اچھا! وہ جو کہتے ہیں کہ آسمان سے تلوار بھی نازل ہوئی ہے؟ فرمایا نہیں" وہ اللہ کی تلوار آسمان سے نازل نہیں ہوئی۔ وہ میں امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام ہوں۔ مجھ کو حضورؐ نے لقب دیا ہے۔ سَیْفٌ مِنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ (خالد اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے) وہ مجھے لقب دیا ہے امام الانبیاءؐ نے۔ آسمان سے کوئی اور چیز نازل نہیں ہوئی سوائے قرآن کے" اچھا! یہ بات ہے؟ تو پھر اتنے بہادر ہو کر آپ نے اسلام کیوں قبول کیا؟ اچھا یہ مسلمان کیوں ہوا؟ تو کیا جانتا ہے اسلام کو؟ بات چلی تو آخر میں کہا۔ اچھا پھر وہ بات آپ مجھے بھی سنا دیجئے جو آپ کے نبی پر نازل ہوئی"۔ پڑھنے والا خالد ابن ولیدؓ" میدان میں ابھی جنگ ہونے والی ہے۔ خالد قرآن کی تلاوت بھی کرتے ہیں۔ اور دل سے دعا بھی کرتے ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ تیرے سامنے کوئی مشکل ہے؟ میرے دل کو پھیر دیا۔ حضورؐ کے قدموں میں گرا دیا۔ میں نے غزوہ احد میں مسلمانوں کے کشتوں کے پشتے لگا دیئے تھے۔ ستر مسلمان میں نے شہید کئے تھے۔ میں سپہ سالار اور فوجی راز کا واقف ہوں۔ جیسے تو نے میرے دل کو پھیرا اور رسول صلی اللہ وسلم کے قدموں میں گرا دیا۔ اے میرے اللہ! اس جرنیل کے دل کو تو نہیں پھیر سکتا؟ قرآن پڑھتا میں ہوں۔ مرتا تب ہے میری تلاوت کے ختم ہوتے ہی یہ پڑھ لے لا الٰہ الا اللہ محمد

محمد اقبال ـــــ حیدرآباد

رسول اللہ۔ حضرت خالدؓ فرماتے ہیں اچھا میں پڑھتا ہوں سُن" خالد نے قرآن پڑھا اور دل سے دعا ہو رہی ہے۔ قرآن پڑھتے ہیں۔ تلاوت ختم ہوتی ہے تو وہ کہتا یار خالد! پکی بات ہے میں سمجھ گیا۔ دین اسلام سچا ہے۔ ہاتھ لمبا کر تاکہ میں پڑھ لوں۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

سامنے فوج ہے پوری۔ جس کا جرنیل سپہ سالار کمانڈر انچیف۔ اس انتظار میں فوج کھڑی ہے کہ ہمارا کمانڈر انچیف گیا ہوا ہے۔ صلح کی بات چیت ہو رہی ہے۔ ان کو کیا خبر کہ ان کا کمانڈر انچیف جہنم سے نکل کر جنت میں داخل ہو چکا ہے۔ یہاں سے پیغام بھیجتا ہے کہ سن لو اے میرے سپاہیو! اسلام دین حق ہے۔ میں نے خالد کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا ہے۔ اگر تم اپنا بھلا چاہتے ہو تو یہاں سے بھاگ جاؤ۔ ورنہ اب میری تلوار اسلام کے خلاف نہیں بلکہ اسلام کے حق میں لڑے گی۔ کافروں سے لڑا اور شہادت کا درجہ پایا۔

علامہ سیوطیؒ نے خصائص کبریٰ میں بحوالہ بیہقی نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ ابوجہل، ابوسفیان اور اخنس بن شریق رات کو اپنے اپنے گھروں سے اس لئے نکلے کہ چھپ کر رسول کریم صلی اللہ وسلم سے قرآن سنیں۔ ان میں سے ہر ایک علیحدہ علیحدہ گوشوں میں چھپ کر قرآن سننے لگے۔ تو اس میں ایسے محو ہوئے کہ صبح ہو گئی۔ تو سب واپس ہوئے۔ اتفاقاً راستہ میں تینوں مل گئے۔ اور ہر ایک نے دوسرے کا قصہ سنا تو آپس میں ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے کہ تم نے یہ بری حرکت کی۔ اور کسی نے یہ بھی کہا کہ آئندہ کوئی ایسی حرکت نہ کرے کیونکہ عرب کے عوام کو اگر اس کی خبر ہو گئی۔ تو وہ سب مسلمان ہو جائیں گے۔

یہ سن کر سب اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ اگلی رات آئی تو پھر ان میں ہر ایک کے دل میں ٹیس اٹھی کہ قرآن سنیں اور پھر اسی طرح ہر ایک نے قرآن سنا۔ یہاں تک کہ رات گزر گئی اور صبح ہوتے ہی یہ لوگ واپس ہوئے تو آپس میں ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے۔ اور اس کے ترک پر سب نے اتفاق کیا۔ مگر تیسری رات آئی تو قرآن کی لذت و حلاوت نے انہیں چلنے اور سننے پر مجبور کر دیا۔ پھر پہنچے۔ اور رات بھر قرآن سن کر لوٹنے لگے۔ تو پھر راستے میں اجتماع ہو گیا تو سب نے کہا کہ آؤ آپس میں معاہدہ کر لیں کہ آئندہ ہم ہرگز ایسا نہ کریں گے۔ چنانچہ اس معاہدہ کی تکمیل کر لی گئی۔ اور سب اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ صبح کو اخنس بن شریق نے اپنی لاٹھی اٹھائی۔ اور پہلے ابوسفیان کے پاس پہنچا کہ بتلاؤ اس کلام کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے۔ اس نے دبے دبے لفظوں میں قرآن پاک کی حقانیت کا اعتراف کیا۔ تو اخنس نے کہا: بخدا میری بھی یہی رائے ہے۔ اس کے بعد وہ ابوجہل کے پاس پہنچا۔ اور اس سے بھی یہی سوال کیا کہ تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کو کیسا پایا؟

ابوجہل نے کہا کہ صاف بات ہے کہ ہمارے خاندان

باقی صـ ۲۶ پر

مسلمانوں میں مغربی فیشن کی بڑھتی ہوئی وبا

عورتوں میں "فیشن" کا لفظ خواہ مخواہ بدنام ہو گیا ہے۔ یہ کوئی بری چیز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے طبیعتوں میں حسن ذوق رکھا ہے۔ جو ایک نعمت ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے بندے میں جو چیزیں رکھی ہیں۔ سب اچھی ہیں۔ البتہ نعمتوں اور جذبات کے استعمال کا جو اختیار بندہ کو دیا ہے۔ اس میں غلط کاری کرکے بندہ گنہگار ہو جاتا ہے۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس کے دل میں رائی کے برابر بھی تکبر ہو گا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ اور نامحرموں کے آگے ایسا لباس پہن کر نکلنا اور اپنی زینت دکھانا بڑی بےحیائی اور شرم کی بات ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں۔

ترجمہ یعنی: ہم قرار پکڑو اپنے گھروں میں اور بےپردہ (اپنی زیبائش) دکھاتی نہ پھرو، زمانہ جاہلیت میں بےپردہ پھرنے کی طرح سے (سورۃ احزاب)

یعنی اپنی زینت اور بدن کی خوبی یعنی بناوٹ کو غیر مردوں کو نہ دکھاؤ جس سے مردوں کے دلوں میں برے خیال پیدا ہوں۔ کیوں کہ حدیث پاک میں ہے۔

آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں۔ اور ان کا زنا دیکھنا ہے، اور دل بھی زنا کرتے ہیں۔ اور دل کا زنا عورتوں کو دیکھ کر برے خیالات دل میں لانا۔

سو چونکہ عورت کی ذاتی زینت چہرہ اور جسم کی بناوٹ ہی تو ہے۔ اور دوسرے درجے میں کپڑوں کی زینت ہے۔ خصوصاً جب کہ پھیلنے والی خوشبو بھی لگاتی ہوں۔ جس کے متعلق حدیث پاک میں آیا ہے۔

ترجمہ: یعنی جو کوئی عورت ایسی خوشبو لگا کر لوگوں کے پاس سے گذرتی ہو۔ جس کو لوگ سونگھیں تو وہ عورت زانیہ ہے۔ اور دوسری حدیث ہے کہ

کوئی عورت خوشبو لگا کر مسجد میں نہ آئے ایسی عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ جب تک کہ وہ گھر جا کر خوشبو نہ دھوئے۔

اسی سے اندازہ کریں کہ جب مسجد میں جانے کے لئے خوشبو منع ہے۔ تو ایسی حالت میں بازاروں میں نکلنا کتنا بڑا گناہ ہے۔

حدیث پاک میں ہے کہ ایمان اور حیا دونوں ساتھ ساتھ ہیں۔ اور دوسری حدیث میں ہے کہ

ترجمہ: یعنی حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے۔ اور ساتھ ساتھ ہونے کا مطلب یہ ہے ایک کے نہ ہونے سے دوسرا بھی رخصت ہو جاتا ہے۔

کوئی ایمان دار عورت کیسے گوارہ کر سکتی ہے کہ کوئی اس کے ساتھ برا خیال کرے۔ یا اس کی بیٹی کے ساتھ برا خیال کرے دیکھو نرمی سے بات کرنا شیریں گفتگو کرنا کیسی اچھی بات ہے، مگر عورتوں کی آبرو، اور مردوں کے دلوں کی حفاظت کی خاطر قرآن پاک میں پردہ کے اندر مردوں سے ضروری بات کرتے وقت نرمی سے روکا گیا ہے۔

مولانا محمد اقبال —— مدینہ منورہ

اور ایک حدیث میں عورت کی آواز کو بھی پردہ کی چیز فرمایا گیا۔ عورت کی آواز تو بڑی بات عورت کے زیور کی آواز سے بھی حفاظت فرمائی گئی ہے۔

یہ سب باتیں قرآن و حدیث کی ہیں۔ اور آپ جیسے شریف، دیندار اور قرآن ماننے والیوں کے لئے ہیں۔ ورنہ بےحس کے لئے تو کچھ نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے مردوں اور عورتوں کو پیدا کیا۔ وہی ان کی نفسیات، اور ان کی ضروریات اور بہتری کی باتیں اور نقصان کی باتیں پوری طرح جانتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔

ترجمہ: "وہ خوب جانتا ہے۔ دلوں کے بھید"

اور فرمایا

ترجمہ: بھلا وہ نہ جانے جس نے بنایا؟ اور وہی تو ہے بھید جاننے والا خبردار

نیک بیبیوں کی نیت تو نیک اور صاف ہوتی ہے مگر نفس اور شیطان تو نیک نہیں، اور یہ دونوں ہر کسی کے ساتھ ہیں۔ اسی لئے شریعت نے انہیں کے شر سے بچنے کیلئے نیکوں کو حفاظتی تدابیر کا پابند کیا ہے۔ چنانچہ حدیث پاک میں سب سے زیادہ متقی اور پاک لوگوں کا واقعہ اس طرح ہے کہ

ایک مرتبہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کی دو بیویاں اور حضرت میمونہؓ بیٹھی ہوئی تھیں۔ اسی موقعہ پر ایک صحابی آ گئے جن کا نام عبداللہؓ تھا، اور آنکھوں سے نابینا تھے۔ جب رسول صلی اللہ وسلم کے پاس بڑھے چلے آئے۔ تو بیبیوں نے ان کو نابینا سمجھ کر پردہ نہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دونوں بھی پردہ کرو

عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا وہ نابینا نہیں ہیں؟ ہم کو تو نہیں دیکھ رہے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ کیا تم دونوں بھی اندھی ہو؟

غور کرنا چاہیئے کہ، جب کوئی خراب نیت کا اندیشہ بھی نہ تھا۔ ایک طرف حضرت رسول اللہ صلی اللہ وسلم کی بیویاں، جن کو قرآن پاک میں مسلمانوں کی مائیں فرمایا گیا ہے، اور دوسری طرف ایک نیک صحابی تھے۔ اور وہ نابینا، اس پر رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے پردہ کرایا ہے۔ تو آج کل جب کہ خراب خیالات والے زیادہ ہیں۔ پردہ کی پابندی کرنا کس قدر ضروری ہے۔

ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی غیر مرد (نامحرم) تنہائی میں ہوتا ہے۔ تو وہاں ضرور تیسرا شیطان بھی ہوتا ہے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ ایک جگہ حضرت رابعہ بصریؒ جیسی ولیہ ہو اور دوسری طرف حضرت جنیدؒ جیسے بزرگ ہوں تو تیسرا شیطان وہاں ہو گا۔

اب ایسی بےاحتیاطی کرنے والے عام طور پر نماز تک تو پڑھتے نہیں۔ ویسے با اخلاق اور مہذب شریف کہلاتے ہیں۔ لیکن شریعت کی زبان میں یہ لوگ فاسق و فاجر کہلاتے ہیں۔ اور یہاں ہماری مخاطب شریعت ہی کو ماننے والیاں ہیں۔ جو لوگ شریعت کو شرافت کا معیار نہیں مانتے

وہ لوگ پہلے اپنا ایمان کی خیر منائیں۔

یہ ساری باتیں اس زیبائش و آرائش کے متعلق ہیں جن کا اختیار کرنا محرموں کے سامنے جائز ہے۔ کہ محرموں کے سامنے صرف ستر کا حکم ہے۔ یعنی عریاں لباس تو وہاں بھی جائز نہیں۔ محرموں کے سامنے چہرہ، ہتھیلی، اور زینت کا ظاہر کرنا جائز ہے۔ اور نا محرموں کے سامنے ستر کے علاوہ حجاب یعنی پردہ کا مستقل حکم ہے۔ قرآن کریم میں ہے کہ جس میں چہرہ اور زینت چھپانے کا حکم ہے۔ جس کے لئے پردہ کے لئے گھونگھٹ، والی بڑی چادر، کا استعمال لیا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ حجاب اور پردہ صرف باہر نکلتے اور نامحرموں کے سامنے ہونے کے لئے وقتی طور پر ہوتا ہے۔ اور دوسرے وقتوں میں آسانی سے اتارا جا سکتا ہے۔ اور ستر تو ہر حال میں رہے گا۔

یہاں اس کا بھی خیال رہے کہ برقع یا چادر بھی بھڑکدار اور دلکش نہ ہو۔ سادہ ہو۔ جب ہی مقصد پورا ہوگا۔ برقع اور چادر کا مقصد زینت چھپانا ہے۔ یعنی چہرہ ہاتھ خوبصورت پرشے اور جسم کی بناوٹ کو چھپانا ہے۔ برقع ستر کے چھپانے کے لئے نہیں ہے۔ ستر تو پہلے ہی چھپا رہتا ہے پہنے ہوئے کپڑوں میں۔ اوپر دوسرا کپڑا کسی دوسری ضرورت کے لئے ہے۔ اور وہ ضرورت حجاب اور پردہ ہے۔ کہ لوگوں کی نظریں نامحرموں نا محرموں کی نظریں زینت پر نہ پڑیں۔ اگر برقعہ ہی جاذب بنایا جائے تو کیا فائدہ؟ جیسے دھوپ میں چھتری اس لئے لگائی جاتی ہے کہ سورج کی شعاعیں چہرے پر نہ پڑیں۔ اب کوئی بیوقوف چھتری پر بجائے کپڑے کے شیشے لگائے تو پہلے سے زیادہ شعاعیں اندر آئیں گی۔ اور اگر شیشے بھی آتشی ہوں تو مزا ہی آجائے۔ کہ بدن جل جائے گا۔ اگر برقع بھی نظروں کو کھینچنے والا بنایا جائے گا تو جس نے نہ بھی دیکھنا ہو۔ وہ بھی دیکھے گا۔ تو پھر اس کا کیا فائدہ ہوا؟ پھر بعض عورتیں استاد رنیا برقع پہنتی ہیں کہ پنڈلیاں نظر آتی ہیں۔ اور بعض ہاتھ باہر نکال کر چلتی ہیں۔ بعض برقعے کوٹ کی طرح بننے شروع ہو گئے ہیں۔ بلکہ شیروانی کی طرح چست بنائے جاتے ہیں۔ اس لئے جو بے دین لوگ ہیں۔ جنہوں نے پردے کا شریعت کا حکم تو ماننا نہیں۔ وہ اس فضول برقع کو بھی چھوڑ رہے ہیں۔ جس چیز کے اندر سے روح اور حقیقت نکل جائے۔ وہ زیادہ دیر تک نہیں چل سکتی۔ لہذا یہ فیشنی برقعے شریعت سے بغاوت کی دعوت دے رہے ہیں۔

مختلف رواج اور طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔ اور یہ ایک اعلیٰ اور عقلی بات ہے کہ ہر شخص چاہتا ہے کہ میں اچھے سے اچھا طریقہ اور رواج اختیار کروں۔ اور انسانیت کے محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی حکم ہے کہ جو کام کرو اچھے کام کرو، اچھے طریقے سے کرو لہذا اچھے کام کرنے میں اتباع سنت اور ثواب بھی ہے۔

ہر طبقہ کو اپنا اپنا طریقہ پسند ہے۔ جو اپنے اپنے نظریہ کے مطابق مختلف ہے۔ کسی چیز میں مثلاً لباس ہی میں ایک ہی وقت میں ساری دنیا کے فیشنوں کو تو اختیار نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے ہر عاقل و بالغ کوئی طریقہ اختیار کرنے کیلئے یہ دیکھتا ہے کہ ان لوگوں کا طریقہ اختیار کرے جو عقل والے اور عزت والے ہیں۔ کوئی بھی بیوقوف رذیلوں اور گھٹیا لوگوں کے فیشن کو اختیار نہیں کرنا چاہتا۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ عزت والے اور عقل والے لوگ کون سے ہیں؟ اور بیوقوف و رذیل کون؟ اس کا فیصلہ بھی ہر شخص کا جدا جدا ہوگا۔

لیکن اللہ تعالیٰ پر ایمان والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہی سب سے زیادہ ٹھیک ہے۔ کیونکہ اسی کے ہاتھ میں عزت و ذلت ہے اور وہی عقل پیدا کرنے والا ہے۔ عزت کے متعلق فرمایا ہے۔

ترجمہ:۔ عزت اللہ ہی کے لئے ہے۔ اور اس کے رسول اور مؤمنوں کے لئے ہے۔

اور حدیث پاک میں ہے کہ کفار کی قدر اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مچھر کے برابر بھی نہیں ہے۔

اور قرآن پاک میں نافرمانبرداروں کے متعلق ایک جگہ فرمایا گیا ہے

ترجمہ۔ یہ لوگ (عقل کے لحاظ سے) جانوروں کی طرح ہیں۔ بلکہ ان سے بھی گئے گذرے۔

اب ہر شخص سوچ لے کہ نئے نئے فیشن جو اختیار کئے جاتے ہیں یہ کن لوگوں کی نقل کی جاتی ہے۔ یہ فیشن کن ملکوں سے آتے ہیں؟ یہ سب اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کے ملکوں سے آتے ہیں۔ چنانچہ ان فیشنوں کے نام بھی انگریزی میں ہوتے ہیں۔ جیسے میکسی، بلاوز، اسکرٹ، پتلون، اسکارف، چھوٹا سکارف، رومال، بجائے دوپٹہ کے اور عجیب عجیب سینڈل وغیرہ وغیرہ۔

ان لباسوں کے اختیار کرنے میں کفار کی مشابہت اور ان کی نقل ہوتی ہے۔ اور ان کی مشابہت کے متعلق حدیث پاک میں آیا ہے

ترجمہ:۔ جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے وہ ان ہی میں سے ہے۔

کفار کے کپڑے پہن کر کفار میں ہی ہوتا ہے۔ اور ان ہی کفار میں سے ہے۔ خصوصاً یہود و نصاریٰ کی مشابہت سے تو ہر بات میں منع فرمایا گیا۔ ایک حدیث میں ہے۔

ترجمہ:۔ یہ تو تم پادریوں کے لباس سے کیونکہ جو ان کا لباس یا ان کی طرح کا لباس اختیار کرتے ہیں۔ اور وہ ہم میں سے نہیں۔

یعنی ان کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔

(ب) اللہ تعالیٰ کے حبیب اور عزت میں دو جہاں کے بادشاہ تو جس بات سے ایسی نفرت کا اظہار فرما رہے ہیں۔ اس کو اختیار کر کے کیسے عزت مل سکتی ہے!

محبت کا دعویٰ تو سب مسلمان کرتے ہیں۔ لیکن آپ تو خصوصی بندیاں ہیں۔ خود سچائی پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ اور دوسری بہنوں کو اسلامی لباس کی ترغیب دو۔ غیر اسلامی لباس سے نفرت دلاؤ۔ اور ثابت کرو کہ ہم مسلمان عزت والے ہیں۔ اور دوسروں کو ہمارے لباس اختیار کرنے چاہئیں۔ نہ کہ ہم دوسروں کے لباس اختیار کریں۔

کیا اب بھی اپنے شفیق مہربان پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں کی نافرمانی کی جا سکتی ہے۔ جب کہ وہ سارے احکام ہمارے اپنے ہی دنیا و آخرت کے فائدے کیلئے ہیں۔ اس کے مقابلے میں کھلے دشمن اور شیطان اور اپنے نفس بدخواہ کی پیروی میں اپنی عزت اور فائدہ کھونا کتنی حماقت اور بے غیرتی کی بات ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی اور دوزخ کے مقابلے میں فیشن پرستی کا ماحول ذہنیت والے جذبات کو چھوڑ دینا کیا مشکل ہے۔

الٰہی غم گساری دنیا کا اثر دے شیر مادر میں
الٰہی ڈھانپ لے دامن میں ہم پردہ نشینوں کو

ختم نبوت زندہ باد
دواخانہ
مطب صدیقی
تشخیص فارم منگانے کے لئے
جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

جانوروں سے حُسنِ سلوک

محمد اسلم زاھد ـــــــ پتوکی

تمام راستوں سے قوی تر اسلام کا راستہ ہے یہی وہ شاہراہِ حق ہے کہ اپنے سالک کو دنیا کے آخرت کی ترقیوں سے بہرور کرتا ہے۔ یہی وہ جادۂ مستقیم ہے جو خدائے تعالٰے علام وکبیر نے اولیاء اللہ اور انبیاء ورسل کے لئے منتخب فرمایا ہے اس جادۂ حق میں انسانیت کے حقوق کی حق تلفی کیونکر ممکن ہو سکتی ہے جبکہ اس میں جانور چرند پرندے کے حقوق بتائے گئے ہیں ان پر ترس کرنے رحم کرنے کا حکم دیا ہے۔ ان پر ادنیٰ ظلم وستم کو حرام بتایا ہے ـــ بزرگوں کا قول ہے۔ ان احسنتم فلکم جمالہ وان اسأتم فعلیہ وبالہ ہ یعنی جانوروں سے اگر اچھا برتاؤ کرو گے تو وہ تمہارے لئے زینہ کامیابی ہیں اور اگر برا برتاؤ کرو گے تو وہ تمہارے لئے وبال ہوں گے۔ تاریخ اسلام ایسے واقعات سے پُر ہے۔

کتاب سالک السلوک میں عارف کبیر امام نخشبی رح لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک چیونٹی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے قدم تلے آگئی اس چیونٹی کو تکلیف پہنچی وہ تڑپنے لگی حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے پاس بیٹھ گئے اور معذرت کی کہ بے خبری سے ایسا ہوا، خدا سے معافی مانگی کہ مجھ سے اس چیونٹی کو تکلیف پہنچی گئی۔ اس بچاری پر زیادتی ہوئی لیکن بے خبری سے ایسا ہوا اے اللہ میری یہ غلطی معاف فرما۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بار بار کبھی چیونٹی سے کبھی خدا سے معافی مانگ رہے ہیں۔

اندازہ لگائیے اسلام کا راستہ کتنا شستہ ہے کتنا منصفانہ ہے اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کتنے رحم دل تھے۔ نخشبی لکھتے ہیں اسی رات حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قدم پھونک کر کیوں نہیں رکھتے کہ آج آپ ـ کی اس زیادتی سے عالم بالا یعنی ملاء اعلےٰ میں کہرام مچا ہوا ہے کیونکہ چیونٹی جو آپ کے قدم تلے روندی گئی وہ اپنی جنس کی رہبر اور اس جنس کے صدیقین اور مقربان حق تعالیٰ سے تھی۔ وہ چیونٹی کسی وقت بھی یادِ خدا سے غافل نہ ہوئی تھی سوائے اس وقت کے جب وہ آپ کے تلے آگئی حضرت علی رض پریشان ہو کر پوچھنے لگے کہ اب قیامت میں میرا کیا حال ہوگا۔ اس غلطی کے وبال سے رہائی کس طرح حاصل ہو سکے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خاطر جمع رکھیں وہی چیونٹی آپ کے لئے شفاعت کر رہی ہے کیونکہ آپ نے غلطی کے بعد اس سے اور خدا تعالیٰ سے معافی مانگی تھی۔

اس حکایت سے ایک اور اہم بات بھی معلوم ہوئی وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر انسان کو آفات سے بچاتا ہے اور غفلت کی وجہ سے انسان آفات ومصائب میں مبتلا ہوتا ہے۔ دیکھیے یہ چیونٹی اس وقت آفت میں مبتلا ہوئی اور پاؤں تلے آگئی جب وہ ذکر اللہ سے غافل ہوئی اس سلسلے میں ایک حدیث شریف ہے۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ کوئی جانور یا پرندہ شکار نہیں ہوجاتا ہے نہ کوئی درخت کاٹا جاتا ہے مگر اس وقت جبکہ وہ جانور پرندہ اور درخت اللہ تعالیٰ کے ذکر وتسبیح سے غافل ہو۔

ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ مشہور زمانہ بزرگ حضرت شبلی قدس سرہ کو وفات کے بعد ان کے ایک مرید نے دیکھا اور حال پوچھا۔ شبلی نے فرمایا کہ اللہ نے بخش دیا۔ اس نے پوچھا کس عمل کی برکت سے شبلی نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قریب کھڑا کر کے فرمایا اے ابوبکر شبلی! کیا آپکو معلوم ہے کہ میں نے کس عمل کے طفیل تجھے بخش دیا میں نے عرض کیا۔ اے اللہ فلاں نیک اعمال کی برکت سے فرمایا نہیں عرض کیا خلوص فی العبادات کی برکت سے فرمایا نہیں۔ عرض کیا نیک بزرگوں کی زیارت اور طلب علم کے لئے دور دراز سفر کرنے کی برکت سے۔ فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا میں تو انہی اعمالِ خیر کو نجات کا ذریعہ سمجھتے ہوئے انہی کے وسیلے سے آپ کے عفو کو حاصل کرنے کا حسن ظن کئے ہوئے تھا اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ یہ سب نیک اعمال ہیں مگر مغفرت ان کی وجہ سے نہیں ہوئی عرض کیا اے مولیٰ پھر کس عمل کے طفیل یہ بخشش ہوئی فرمایا کیا تجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ آپ بغداد کی ایک گلی میں جا رہے تھے ایک چھوٹی بلی مل گئی جو زیادہ سردی کی وجہ سے حرکت سے عاجز ہو گئی تھی۔ برف اور سردی کی شدت سے وہ دیوار سے چمٹ رہی تھی تو نے اس پر ترس کھا کر اس کو اپنی آستین میں چھپا لیا تاکہ وہ گرم ہو جائے اور دیر تک چھپائے رکھا۔ میں نے عرض کیا ہاں اسے اب مجھے یہ واقعہ یاد آیا فرمایا۔ اس بلی پر شفقت کی برکت کی وجہ سے میں نے آپ پر رحم کیا اور اس وقت آپ کے لئے مغفرت کا فیصلہ رکھ دی گئی۔ ابن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت سابقہ امتوں میں سے صرف اس وجہ سے دوزخ میں داخل ہوئی کہ اس نے ایک بلی کو باندھ رکھا تھا: نہ تو خود اسے کھلاتا اور نہ اسے چھوڑتا تاکہ وہ شکار کر کے کھائے۔

حضرت ابوہریرہؓ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ سابقہ امتوں میں سے ایک شخص جنگل میں چلتا چلتا پیاسا ہوا۔ ایک کنواں ملا۔ اس نے سیڑھیوں کے ذریعے اتر کر پانی پیا باہر نکل کر اس نے اس کنارے پر دیکھا کہ ایک کتا زیادہ پیاس کی وجہ سے زمین چاٹ رہا ہے اس شخص نے کہا یہ بھی میری طرح پیاس کی تکلیف میں مبتلا ہے چنانچہ کتے پر رحم کرتے ہوئے وہ کنوئیں میں داخل ہوا جوتا یا موزہ پانی سے بھر کر منہ میں پکڑا۔ اوپر چڑھا اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل ورحم کو قبول فرما کر اس کے گناہ بخش دیئے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ کیا جانوروں کے ساتھ احسان وسلوک کرنے میں بھی ہمیں ثواب ملتا ہے۔ فرمایا۔ ہاں ہر تر جگر رکھنے والے کے ساتھ حسن سلوک موجب اجر وثواب ہے۔ اس حدیث سے جہاں جانوروں سے حسن سلوک کا سبق ملتا ہے وہاں یہ بات بھی عیاں ہوتی ہے کہ کبھی چھوٹی نیکی ذریعہ نجات بن جاتی ہے اس واسطے کسی نیکی کو حقیر سمجھتے ہوئے اسے ترک نہ کیا کرو۔ کیا پتہ یہی مغفرت کا سبب بن جائے۔

تو سمجھتا ہے جو ذرہ یہ وہ ذرہ تو نہیں
تو سمجھتا ہے جو قطرہ یہ وہ قطرہ تو نہیں
یہ وہ ذرہ ہے جو طوفان بھی لا سکتا ہے
یہ وہ قطرہ ہے جو دریا بھی بہا سکتا ہے

ایک اور حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک اونٹ نے شکایت کی تو آں حضرت صلعم نے اسکے

باقی صہ ۲۶ پر

آدابِ مساجد

مساجد خداوند قدوس کے گھر ہیں انکا احترام ضروری ہے

مساجد خدا کی ہیں

دنیا اور دنیا کی ساری مخلوقات اللہ تعالیٰ کے قبضۂ وقدرت میں ہیں اور سب کی سب اسی کی قدرت سے خلعت وجود سے ممتاز ہیں دُنیا کا کوئی ذرہ ایسا نہیں ہے جس کو کہا جائے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ نہیں لیکن جس کو اللہ تعالیٰ خود کہہ دے یہ میرا ہے اس کی قسمت کا کیا کہنا اس کی عزت وقبولیت اپنا ایک خاص مقام حاصل کرلیتی ہے جو دوسرے کے حصہ میں نہیں ہے انہی میں یہ مقدس دربار بھی ہیں جن کو ہم مسجد کے مختصر لفظ سے تعبیر کرتے ہیں اُن کی نسبت رب العزت نے اپنی جانب فرمائی ہے اور اُن کو اپنے ذکر کے لئے مخصوص فرمایا ہے جس میں کسی اور کی شرکت منظور نہیں۔

مساجد قرب الہٰی کا ذریعہ ہے۔

ایک دفعہ آپ نے فرمایا کہ سات شخصوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں اس دن پناہ دیگا جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی اور سایہ ہی نہ ہوگا ان سات میں ایک وہ شخص ہوگا کہ وہ جب مسجد سے نکلتا ہے تو واپسی تک اُس کا دھیان اسی طرف لگا رہتا ہے ایک حدیث ہے کہ جو شخص مسجد میں داخل ہوا وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسے نقصان، خسران وغیرہ سے محفوظ رکھتا ہے ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا جس شخص کو دیکھو کہ مسجد سے محبت کرتا ہے اور اس کی خدمت کرتا ہے اس کے مومن ہونے کی شہادت دو۔

حدیث میں تعاھد کا لفظ آیا ہے جس کے معنی مسجد کی نگہداشت وخبر گیری کرنا اس کی محافظت مرمت کرنا، جھاڑو دینا، نماز پڑھنا، عبادت میں مشغول رہنا ذکر کرنا، علوم دینی کا درس دینا ہے

مجاہد فی سبیل اللہ۔

ایک دفعہ آپ نے مسجد جانے والوں کے متعلق فرمایا کہ وہ رحمت الٰہی میں غوطہ لگانے والے ہیں ایک دوسری حدیث میں ہے کہ وہ مجاہد فی سبیل اللہ ہیں

سفر کی واپسی میں مسجد کی حاضری

مساجد کی ایک عظمت شان یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے جب واپس ہوتے تو سب سے پہلے مسجد ہی میں تشریف لاتے اور دو رکعت نماز ادا فرماتے وہاں لوگوں سے مل جل کر گھر تشریف لے جاتے آپ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا واپسی سفر پر یہی دستور ہو گیا تھا کہ مسجد میں اترتے نماز ادا کرتے پھر منزل مقصود کی طرف چلتے اب بھی مسلمانوں کے لئے یہی طریقہ مسنون ہے۔

اعتکاف جو ایک سنت طریقہ ہے اور بیش قیمت فوائد پر مشتمل ہے اس کے لئے بھی مسجد شرط ہے مسجد محل صلوٰۃ اور مرکز عبادت ہے جہاں رحمت الٰہی کا ترشح صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو پاک صاف ہو کر گھر سے فرض نماز کے لئے نکلتا ہے اس کا اجر محرم حاجی کے برابر ہے

مسجد نبوی کی حیثیت

مرکز اسلام کی یہ مسجد صرف رسمی مسجد نہ تھی بلکہ اسلام کا ناقابل تسخیر قلعہ تھی جہاں دینی و دنیا کے سارے قوانین ترتیب پاتے تھے لشکر اسلام کے قواعد جنگ بنائے جاتے تھے یہیں سے جہاد میں فوج روانہ کی جاتی تھی وفود یہیں اترتے تھے اسی میں مدینہ کا پہلا دارالعلوم اسلامی تھا اسی میں رسول الثقلین کا دربار لگتا تھا۔

مسجدوں کا قدرتی نظام

انفرادی طور پر نماز پڑھی جاسکتی ہے اور نفل نمازیں پڑھی جاتی ہیں مگر اللہ تعالیٰ کی حکمت کا تقاضا ہوا کہ فرض نمازوں کو اجتماعی شکل دی جائے اور پراگندہ ومنتشر افراد کی شیرازہ بندی کا مظاہرہ کیا جائے اور قرآن نے تالیف قلوب کا جو احسان جتلایا ہے اس کا عملی طور پر بھی رات دن اعلان ہوتا رہے چنانچہ اس کے لئے ایک مستقل نظام قائم کیا جس قدرتی نظام میں سارے مومنوں کو حتی الوسیع یکجا کرنے کی کوشش کی گئی ہے ہم اس نظام کو نظام مسجد سے تعبیر کرتے ہیں اس کی عظمت شان دلوں میں بٹھانے کے لئے ابتدائے آفرینش سے اس سلسلہ کو جاری فرمایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اس کو خوب مستحکم کردیا گیا جس کی تفصیل آئندہ آئے گی آپ نے اس نظام کی بنیاد خود اپنے ہاتھوں رکھی اور حکم فرما دیا کہ ہر ہر محلہ اور آبادی میں اس نظام کو پوری پختگی اور جراٴت سے قائم کیا جائے کیونکہ اس میں دینی اور دنیوی حسی اور معنوی بے شمار فائدے ہیں۔

اس نظام کی پختگی

اس نظام میں جس کو ہم مسجد کہتے ہیں بہت عمدہ تدریجی ترقی ملحوظ رکھی ہے ہفتہ بھر ہر محلہ اور ہر آبادی اپنے محلہ اور گاؤں کی مسجد میں جمع ہو کر پنجوقتہ نماز ہے پھر یہ پانچ وقت ہر ایک کیلئے متعین ہیں کوئی اس کے خلاف کرنے کی جراٴت نہیں کرسکتا تاکہ ایک ہی وقت میں پوری دنیا اپنی اپنی جگہ عبادت الٰہی میں مشغول ہو۔

یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ جس طرح دنیا میں کوئی شخص اکیلا نہیں پیدا ہوا اور نہ تنہا کوئی کام انجام دے سکتا ہے بلکہ اپنی دنیاوی زندگی میں وہ اپنے بہت سے معاون ومددگار اور حامیوں کا محتاج ہے دوستوں بھائیوں بہی خواہوں اور بے شمار ساتھیوں سے تعلقات کے ساتھ خوشگوار زندگی حاصل ہوتی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے احکام میں بندہ کو اپنے شرکا کار کا ہاتھ بٹانے والوں اور مدد کرنے والوں کی ضرورت ہے تاکہ ایک خدا کو ماننے والے ایک رسول کے امتی ایک کتاب مقدس کے قانون کے پابند اور ایک دین کے پیروکار اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ایک پاک جگہ جمع ہوں اور ایک مقصد کی خاطر، عاجزی تواضع اور ذلت ومسکنت

کا اظہار کریں اور پروردگار عالم سے حصول مقصد کے لئے مناجات کریں اور منظم ہو کر شیطان رجیم کا مقابلہ کریں کیونکہ اگر ہر ایک نے دوسرے کی پشت پناہی نہ کی منظم ہو کر صف بستہ نہ آئے تو دشمن کا لشکر منتشر اور پراگندہ افراد کو موقع پا کر شکست دے سکتا ہے۔

شیطان کی رسوائی

شیطان جو بندۂ مومن کا کھلا ہوا دشمن ہے اور ان کے آپس میں بعد و تفرقہ ڈال کر ان کو کمزور کرنا چاہتا ہے اور ان کو ٹولیوں میں بانٹ کر اپنے قابو کا متمنی ہوتا ہے اس یکجائی عبادت سے اس کی بھی رسوائی ہوتی ہے اور اس طرح اس داؤ پیچ بنا بنایا ختم ہو جاتا ہے اذان و جماعت والی مسجد میں جماعت ثانیہ کراہت حال ہی خالی نہیں اور فضائل صرف جماعت اولیٰ ہی کو حاصل ہیں۔ پھر یہ تنظیم کھوکھلی نہ ہو بلکہ ہر پہلو اور ہر اعتبار سے مستحکم اور ٹھوس ہو۔ ظاہری اجتماع کے ساتھ باطنی اجتماع بھی پختہ تر ہو جسم کی صفوں کی درستی کے ساتھ دل کی صفوں کی درستی بھی ہو اور ظاہر پاکی و صفائی سے بڑھ کر باطن کی پاکی اور صفائی حاصل ہو ایک ہی اصول کے سب پابند اور ایک ہی امیر یا امام کے سب تحت میں ہوں

تدریجی ترقی۔

چنانچہ اسلام نے اس کا ایسا ہی مستحکم نظام قائم کیا ہے، مسجد کے نام سے ایک خاص گھر بنا دیا گیا ہے جس میں کسی خاص شخص کی ملکیت ہوتی ہے اور نہ اس کا شخصی قبضہ بلکہ یہ اللہ کا گھر کہلاتا ہے اس میں سارے مسلمان برابر کے شریک ہیں نہ اجتماع کے خاص خاص وقت متعین کر دیئے گئے ہیں تاکہ ایک ہی وقت میں دنیا کے سارے اراکین اسلام اپنی اپنی اس قدرتی اسمبلی میں جمع ہو جائیں اور پھر کس طرح؟ کہ سب مل کر ایک امام کے پیچھے ایک ساتھ شانہ سے شانہ ملا کر کھڑے ہو جائیں اٹھنے بیٹھنے کھڑے ہونے اور تمام حرکت و سکون میں اسی ایک کی پیروی کریں نہ کوئی امام سے پہلے جھک سکتا ہے نہ اس سے پہلے قیام و قعود کر سکتا ہے اور نہ کوئی ایسی حرکت کر سکتا ہے جو اس کے خلاف ہو سب کے سب چاہے امیر ہوں چاہے غریب بادشاہ ہوں کہ گدا گر اسی کی متابعت کرتے ہیں اور ایک جائی اظہار بندگی کرتے ہیں اور یہ محسوس کرتے ہوئے کہ ہم اللہ کو دیکھ رہے ہیں ورنہ کم سے کم یہ کہ وہ تو ہمیں ضرور دیکھ رہا ہے۔

پورے ہفتہ کے بعد ایک مخصوص دن پہنچا تو ایک قدم اور بڑھایا محلہ محلہ اور بستی بستی کے مسلمان نہا دھو کر حسب استطاعت خوشبو لگا کر اپنے اپنے گھروں سے نکلے مسجد کا راستہ ایک عمدہ منظر پیش کر رہا ہے سب ہر طرف سے آ کر ایک ہی گھر میں داخل ہو رہے ہیں آج لباس صاف ستھرے ہیں چہروں پر وجاہت ہے اور چال میں وقار کی نمایاں جھلک دیکھتے ہی دیکھتے بغیر کسی اشتہار اور اعلان کے مسجد بھر گئی سب محلہ کے مسلمان یکجا ہو گئے سنتیں پڑھی گئیں اور لوگ تسبیح و تقدیس اور تلاوت میں مشغول ہو گئے سیکڑوں ہزاروں ایمانی شمعیں مل ملا کر جمع ہو گئیں ان کی ملی جلی روشنی نے پوری مسجد کو نور سے بھر دیا۔ ہر ایک دل کی کلی کھل کر مسکرانے لگی اور ہر ایک کا عکس دوسرے کو منور کرنے لگا بغض و حسد عداوت و نفرت اور دوسری برائیوں کی تاریکی سیماب پا ہو چلی

مساجد کی اجتماعی حیثیت

اس اجتماعی نظام سے بڑھ کر کوئی اور نظام ممکن بھی ہے؟ دنیا کا کوئی پولیٹیکل نظام اس قدرتی نظام مساجد کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتا جو بکھرے ہوئے انسانوں کو تدریجاً جمع کر دیتا ہے اور منتشر افراد کی بات بات میں شیرازہ بندی کا کام انجام دیتا رہتا ہے اس نظام میں کاہلی پر ہر دن ضرب کاری لگتی رہتی ہے اور ہر پہلو سے یہ عالمی نظام ایک کو دوسرے سے جوڑ دیتا ہے۔

واقعی بات یہ ہے کہ ہم نے اب تک سچائی سے اس قدرتی نظام پر غور ہی نہیں کیا اور کبھی غور بھی کیا تو محض سرسری طور پر ورنہ اس نظام میں دینی و دنیوی دونوں رنگ کا کامل علاج ہے اور کہیں سے کوئی خامی نہیں چھوڑی گئی ہے اس نظام کے بروئے کار لانے سے دین بھی پیدا ہوگا اور دنیا بھی سنورے گی اتحاد و اتفاق کی ناقابل تسخیر قوت بھی پیدا ہوگی اور ارتقاء و عروج کا جذبہ بھی ابھرے گا مرکزیت اور اجتماعیت بھی مستحکم ہوگی اور سیاسی قوت بھی راسخ ہوگی اور یہی کی وجہ سے ہمارے سارے کام گھڑتے ہیں وہ بات بھی ختم ہو جانے گی یعنی ایک بالادست طاقت کے اشارے پر زندگی گزارنے کا ڈھنگ پیدا ہو جائیگا۔

کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ آئین اسلام کی کامل اتباع کے ساتھ اس نظام میں نظم جماعت ہمدردی پاکیزگی جسم کی صفائی حسن ہیئت وقت کی پابندی آپس کی بہی خواہی اخلاص و تضرع اور دوسرے شعبہ ہائے زندگی کے سارے لوازمات آجاتے ہیں۔

نظام مساجد کی برتری

قدرت کا یہ اجتماعی نظام جن لوازمات زندگی کو پورا کرتا ہے اور جن خامیوں کو پورا کرتا ہے وہ انجمن پارٹی کا نفرنس اور جماعت سے پورا نہیں ہو سکتا ہے انسان جو بھی اصول و قوانین مرتب کرے وہ ہر طبقہ انسانی کے لئے مفید ہو ہی نہیں سکتے۔

اس اجتماع کے استحکام پر بار بار غور کیجئے۔ اوّل قرآن پاک نے بتایا کہ تخلیق انسانی کا مقصد عبادت الٰہی ہے پھر اسلام نے اس امر کو منقح کیا کہ اس نظام سے جو عبادت متعلق ہے وہ سب سے اہم اور عوام و خواص دونوں سے تعلق رکھنے والی ہے۔

چنانچہ شریعت مطہرہ نے مسجدوں کے نام سے اس اجتماعی اور دینی نظام کو قائم کیا اور اس کے قائم کرنے کا ہر ایک مسلمان کو حکم دیا اور دن رات کے پانچ وقتوں میں ان میں حاضری ضروری قرار دی اور ان گھروں کی حیثیت ایسی رکھی کہ کسی کو آنے میں عار نہ ہو اور نہ بندگی کی ادائیگی میں شرم اور نہ کسی کے لئے یہ گنجائش باقی رکھی ہے کہ وہ کسی کو اس گھر کی حاضری سے روک سکے۔

ان گھروں کا زیادہ تعلق عبادات سے رکھا گیا ہے لغویات کی یہاں مطلق گنجائش نہیں ہے چنانچہ مسجد کی تعریف ہی یہ کیگئی کہ مسجد اس گھر کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے بنایا گیا ہو اور فقہا نے تو اس کو نماز کے ساتھ مخصوص کر دیا ہے۔

بلکہ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ ہر مسلمان کو ایسی بات سے پرہیز لازم ہے جس سے اس کو ثواب سے محرومی ہو اور ہر دم اس کو حبط عمل سے ڈرتے رہنا چاہیئے اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ

رشوت یا خودکشی

محمد جاوید .... کراچی

س: آج کل کے اس بے روزگاری کے دور میں کسی بھی فرد کو روزگار کی سہولت نہیں، کوئی بھی شخص بغیر رشوت دیئے ملازمت حاصل نہیں کر سکتا، کوئی ٹھیلہ تک بھی نہیں لگا سکتا، بغیر پولیس کو بھتہ دیئے، ایسی صورت میں انسان کو کیا کرنا چاہیئے، کیونکہ رشوت لینے والا اور دینے والا دونوں جہنمی ہیں اور آج کل مہنگائی اس قدر ہے کہ پانچ چھ سو روپے مہینے کا کمانے والا اپنے گھر کی کفالت کس طرح کر سکتا ہے، غریبوں کی زندگی دن بدن خستہ حال ہوتی جا رہی ہے، جس کی وجہ سے غریب بھی اپنی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے مجبوراً کچھ اوپر کی آمدنی بڑھانے پر مجبور ہو گئے ہیں اکثریت غریبوں کی ایسی ہے کہ وہ چاہتی ہے کہ اپنی پوری زندگی کو اسلام کے مطابق گزاریں، لیکن پیٹ کی وجہ سے تمام خلاف اسلام کام کرنا پڑ رہے ہیں، حکومت تو دن بدن سیکولر ہوتی چلی جا رہی ہے اور اس وقت اسلام کے شیدائیوں کی اکثریت اس خیال میں گم ہو چکی ہے کہ اس دور میں صرف عبادت تک ہی کا محدود رہ سکتا ہے، دوسرے معاملہ میں تو اسلام پر چلنا دشوار ہو گیا ہے، کیونکہ ہمارے ملک کا نظام بھی اسلامی نہیں ہے اور چلانے والے بھی اسلامی نہیں ہیں۔ کیا ایسی صورت میں اسلام میں پوری طرح داخل ہو سکتا ہے، یا تمام برائیوں سے بچنے کے لئے خودکشی کر لینی چاہیئے، امید کرتا ہوں کہ تفصیلاً جواب دیں گے۔

ج: خودکشی کی تو اجازت نہیں، جہاں تک ممکن ہو اخراجات کو کم کرنے کی کوشش کی جائے اور کسب حلال کی کوشش کی جائے۔ اگر حق تعالیٰ شانہ سے صحیح تعلق ہو تو ان شاء اللہ روزی میں برکت اور دل کو قوت حاصل ہوگی۔ ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے۔ آپ نے کس تنگی میں گزارہ کیا۔ حالانکہ اگر آپ چاہتے تو سونے کے محلات بنا سکتے تھے۔ مرنے کے بعد جو حالات پیش آنے والے ہیں اگر ان کا دھیان ہو تو دنیا کی ساری مصیبتیں بھول جائیں۔

سفری نماز کے مسائل

حبیب اللہ وندر .... ضلع لسبیلہ

س: بلوچستان کا ضلع لسبیلہ، کراچی سے ملا ہوا ہے۔ حب چوکی سے ضلع لسبیلہ کی حدود شروع ہوتی ہے۔ ہم جس شہر میں رہتے ہیں یعنی "وندر" میں جو کہ حب چوکی سے ۳۰ میل کے فاصلے پر یعنی کراچی تقریباً ۴۰ میل کے فاصلے پر، جبکہ یہاں ہیر روڈ کے ساتھ لگے ہوئے بورڈ پر فاصلہ ۴۵ میل (۱۰ کلومیٹر) لکھا ہوا ہے جو کہ شیر شاہ کراچی تک کا ہے، تو آیا ہم حدود جہاں سے شروع ہوتی ہے وہاں سے فاصلہ شروع کریں یا کراچی شہر کے درمیان سے؟

ج: جہاں سے شہری آبادی ختم ہوتی ہے وہاں سے شمار کیا جائے گا۔

(۲) اگر بالفرض ۴۵ میل کے فاصلہ سے ہم یہاں "وندر" سے "مکی مسجد تبلیغی مرکز" جائیں تو فاصلہ ۴۸ میل سے بھی بڑھ جاتا ہے تو اس لحاظ سے ہم قصر نماز پڑھیں یا مکمل؟ کیونکہ ہمارا ارادہ (۴۸) میل سے زیادہ کا ہے، جبکہ شہر کی حدود ۴۰ میل سے شروع ہو جاتی ہے۔

ج: آپ کے شہر کی آبادی سے کراچی کی آبادی تک جتنا فاصلہ ہے اس کا اعتبار ہوگا آپ پوری نماز پڑھیں گے۔

(۳) لسبیلہ میں اسی کے علاوہ کچھ علاقے ایسے ہیں جس کا فاصلہ "روڈ کے بورڈ" کے مطابق ۴۸ میل تک ہے۔ اگر کراچی کی حدود سے فاصلہ شروع کریں تو ۴۸ میل سے کم ہوتا ہے تو اس صورت اس علاقے کے لوگ مسافر ہوں گے یا مقیم؟

ج: مسافر نہیں۔

(۴) ہم جب سہ روزہ کے لئے کراچی جاتے ہیں تو سفری پڑھتے ہیں کیونکہ تشکیل کا علم نہیں ہوتا، کبھی کبھی شہر سے باہر سندھ کی طرف بھی تشکیل کر دی جاتی ہے اور کبھی شہر کے اندر بھی بھیج دیتے ہیں۔ تو ایسی صورت میں ہم کیا کریں۔ یعنی سفر کے ارادے کے ساتھ شروع کریں۔

ج: جب سہ روزہ کے لئے کراچی جائیں تو کراچی تک تو پوری نماز پڑھیں، جب تشکیل ہو جائے اور اس کا فاصلہ کراچی کی آبادی سے نکل کر ۴۸ میل ہو تب قصر کریں ورنہ نہیں۔ وہاں سے واپسی پر جب آپ کا قصد اپنے شہر جانے کا ہو تو واپسی میں قصر کریں۔

آپ کے مسائل

ضبط و ترتیب: مولانا منظور احمد الحسینی

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

مرد کو مہندی لگانا

محمد راشد مدنی ...... ٹنڈو آدم

س(۱): مجھ سے کسی بھائی صاحب نے فرمایا کہ کیا مرد کو مہندی لگانا جائز ہے یا نہیں اگر ناجائز ہے تو اس کی دلیل دیں؟

ج: مرد کو مہندی لگانا جائز نہیں، دلیل یہ ہے کہ یہ عورتوں کے ساتھ مشابہت ہے اور مردوں کو عورتوں کی مشابہت حرام ہے۔

(۲) اگر کسی صاحب کی دو بیویاں ہیں، اس نے پہلی بیوی سے وطی کی اور اب وہ دوسری بیوی سے وطی کرنا چاہتا ہے اسی وقت تو آیا غسل کر کے دوسری سے وطی کرے یا بغیر غسل کے؟

ج: بغیر غسل کے بھی جائز ہے لیکن غسل کے بعد زیادہ بہتر ہے۔

"شیدائے مدینہ"

الفت ہے دل میں ہوک مرے پاسے مدینہ
پوری کبھی تو ہوگی تمنائے مدینہ
آنکھوں نے بہت دیکھے ہیں انوار کے منظر
یا رب مرے دل میں بھی سما جائے مدینہ
دنیا کی طلب ہے نہ ہے فردوس کی خواہش
شیدائے مدینہ ہوں میں شیدائے مدینہ
اک لمحہ بھی فرقت کا گوارا نہیں ہوتا
اب جلد بلا لیجئے آقائے مدینہ
محشر میں مرے نام کا آوازہ ہو جس دم
دامن میں چھپا لیجئے مولائے مدینہ
اس رند کو کوثر کی تمنا نہیں رہتی
مل جائے جسے پینے کو مینائے مدینہ
فردوس کے منظر بھی دکھائی نہیں دیتے
جب دل میں سما جاتا ہے سودائے مدینہ
سعدی کو اپنے سایۂ رحمت میں بلا لو
در در لئے پھرتی ہے تمنائے مدینہ

کلام۔ سعید احمد سعدی۔

شمالی علاقوں میں آغاخانی ریاست کے قیام کی تیاریاں

آغاخانی یہودیوں کی طرح بے چین ہیں کہ انہیں ایک خطۂ زمین مل جائے جہاں پر اپنی حکومت قائم کرسکیں۔

آغاخانیوں کی خواہش ہے کہ وہ شمالی علاقوں کی معیشت پر پوری طرح قابض ہوجائیں۔

یہ بات آج سے نہیں گذشتہ کئی سال سے پاکستانی عوام اور ارباب اختیار کے علم میں رسائل، اخبارات، کتابچوں اور نجی خطوط کے ذریعہ لائی جارہی ہے۔ کہ اسمٰعیلی (آغاخانی

میں خون ریزی کی۔ حجر اسود کو کلہاڑی سے توڑ کر اپنے ساتھ لے گئے۔ اور ۲۲ سال بعد واپس کیا۔ انہی کے اسلاف نے مصر میں ظالمانہ حکومت قائم کی۔ لیکن جب حکومت ختم ہوئی تو اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ سرزمین مصر پر ایک بھی اسمٰعیلی نہ تھا۔ مصری حکومت کے خاتمے کے ساتھ ساتھ حسن بن صباح کی قائم کردہ حکومت کو تاتاریوں

مورخہ یکم فروری ۱۹۸۹ء میں آیا، اور روزنامہ ”آغاز“ مورخہ یکم فروری میں آیا ہے کہ

واخان کا علاقہ ہمارے لئے اس لئے اہم ہے کہ یہ روس چین پاکستان اور بھارت کو ملانے والی ایک پٹی ہے۔ جس میں سو فیصد اسماعیلی آبادی ہے۔ جو جزا اسماعیلی ریاست کے قیام کے لئے خدشات میں اضافہ کرتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ واخان سے متصل پاکستانی علاقہ یعنی چترال اور اس

پاکستان کے شمالی علاقہ کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔ وہ ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ کہ موجودہ امام حاضر کے پردادا آغاخان اوّل کی ایک اسماعیلی ریاست سے متعلق وہ تمنا پوری ہوجائے۔ جو گذشتہ صدی میں جنگ آزادی اوّل سے قبل سندھ میں انگریز حکمرانوں کی مدد سے قائم کرنے میں ناکام رہے۔ وہ ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں کہ کسی طرح آغاخان سوم کا ہز ہائی نس کی حیثیت سے ایک ریاست کی سربراہی سے متعلق خواب انگریزی حکومت کے دور میں نہیں تو اب پورا ہوجائے۔ آغاخانیوں کی امیدوں کا مرکز اب وہی اسلام دشمن طاقتیں ہیں۔ جو پہلے تھیں۔

اسماعیلیوں کا سابقہ کردار

یہ بارہا گوش گذار کیا جاچکا ہے کہ یہ اسماعیلی (آغاخانی) تاریخی لحاظ سے بدنام زمانہ حسن بن صباح کے جانشینوں میں سے ہیں۔ حسن بن صباح جسے یہ سیدنا حسن بن صباح قدس سرہ کہتے ہیں۔ وہی ہے جس نے عرصہ تک عالم اسلام کو لرزہ براندام رکھا۔ اکابر اسلام کو تہ تیغ کرایا۔ کون ہے جس نے فدائین کی قتل و غارت کی داستانیں نہیں سنیں۔ حسن بن صباح ہی نہیں۔ اس سے ان کے اسلاف کا تعلق قرامطہ سے تھا جنہوں نے بے یار و مددگار حاجیوں کو قتل کرنے میں تکلف نہیں کیا۔ اور یہی نہیں حرم کعبہ کو بھی نہیں چھوڑا بیت اللہ

نے روند ڈالا۔

بنی اسرائیل اور اسماعیلی ایک سطح پر

بنی اسرائیل کی طرح ان کو کہیں پناہ نہ ملی۔ ہر ملک و ملت میں شک و شبہ کی نظر سے دیکھے گئے۔ تاریخ گواہ ہے کہ تھوڑے تھوڑے عرصہ بعد ان کو اپنے مراکز تبدیل کرنا پڑے۔ مختصراً یہ اسماعیل (آغاخانی) اسرائیلیوں کی طرح بے چین ہیں۔ کہ ان کو ایک خطہ زمین مل جائے جہاں یہ اپنی حکومت قائم کرسکیں۔ اس مقصد کے لئے ان کو مغربی طاقتوں کی سرپرستی حاصل رہی ہے۔ کیوں کہ وہ ان کو اس خدمت کا صلہ دینا چاہتے ہیں۔ جو ان کے امام اور

مولانا فیض اللہ چترالی

ان کے خاص عقیدت مند ایک طویل عرصے سے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلامی ممالک میں ان کے مذموم مقاصد کے لئے کرتے آئے ہیں۔

افغانستان میں خلفشار

افغانستان میں تقریباً دس سال تک جنگ و جدل کے بعد اب الحمدللہ روسی فوجوں کی واپسی ہوچکی ہے لیکن اس غیر یقینی کیفیت سے فائدہ اٹھا کر مغربی طاقتیں آغاخانیوں کو نوازنا چاہتی ہے۔ اور یہ صلہ اسمٰعیلی (آغاخانی) ریاست کی شکل میں ہوسکتا ہے۔ جیسا کہ روزنامہ ”نوائے وقت“

کے نواح میں بھی اسمٰعیلی (آغاخانی) کثرت سے آباد ہیں۔ اور اس طرح یہ ایک دیا اسرائیل کے طرز پر قائم ہوسکتی ہے۔ اس خدشہ کو ایک اور خبر سے تقویت ملتی ہے جو ”نوائے وقت“ مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۸۸ء کو پاکستان میں سرگرم یہودیوں اور بھارتی جاسوسوں سے متعلق شائع ہوئی ہے۔

اسمٰعیلی ریاست کیلئے تیاریاں

موجودہ حاضر امام چہارم (کریم آغاخان چہارم) اور دیگر اسمٰعیلی (آغاخانی) کے مغربی دنیا کے رہنماؤں سے گہرے روابط ہیں۔

کریم آغاخان کا ہی نہیں۔ ان کے دادا آغاخان سوم کا ہیڈ کوارٹر فرانس میں ہے۔ دنیا کے بیشتر ممالک کے شب و روز مغرب (یورپ) میں گزرتے تھے۔ آج کل بھی آغاخان چہارم کا ہیڈ کوارٹر فرانس میں ہے۔ دنیا کے بیشتر ممالک کے سربراہان سے ان کے ذاتی تعلقات ہیں۔ ان تعلقات اور اثرات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ مناسب وقت کی تلاش میں ہیں۔ اور حالات کی رفتار کا افغانستان سے دور ہونے کے باوجود گہرا مطالعہ کرتے رہے ہیں۔ اور اس طویل عرصہ جنگ میں انہوں نے شمالی علاقوں میں رفاہی امور سے متعلق اپنی سرگرمیاں تیز کردیں تاکہ اسماعیلیوں کے علاوہ مسلمانوں کی ہمدردیاں بھی حاصل

کرسکیں۔ ان میں چند وجوہات بیان کی جاتی ہیں۔

۱:۔ جب کوئی حاملہ ہوجاتی ہے تو اس کو اپنے رجسٹر پر رجسٹرڈ کرتے ہیں۔ پھر اس کی دیکھ بھال شروع ہوجاتی ہے۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو اس کو جماعت خانے میں لے جاکر تولا جاتا ہے۔ اور وزن کرنے کے بعد جچہ بچہ دونوں کو فری راشن مہیا کیا جاتا ہے۔ اس سکیم میں ہر طبقہ کے لوگوں سے تعاون کیا جاتا ہے۔ یہ امداد آغاخانیوں کی طرف سے اس کے نام پر لوگوں کو مہیا کی جاتی ہے۔ یاد رہے کہ آغاخانیوں پر کفر کا فتویٰ لگ چکا ہے۔ لہٰذا ان کے اعمال سے نفرت کرنا ایمان کا جزء ہے۔ اگر یہ نفرت ختم ہو جائے اور ان سے محبت کرنے لگیں۔ تو ایمان خود بخود ختم ہو جائے گا۔ اور آغاخانیوں کا پہلا ہدف یہ ہے کہ لوگوں کے دلوں سے آغاخانیوں کی نفرت ختم ہوجائے۔

۲:۔ آغاخانیوں کی ایک اسکیم جو کہ انتہائی خطرناک ہے وہ یہ ہے کہ پاکستان کی خصوصاً شمالی علاقوں کی معیشت پر پوری طرح قابض ہوجائیں۔ اور اس میں وہ ۵۰٪ کامیابی حاصل کرچکے ہیں۔

۳:۔ آغاخانیوں نے اپنا ایجوکیشن بورڈ بنایا ہوا ہے اس کے تحت کئی ہائی، مڈل اور پرائمری سکول کھولے جاچکے ہیں۔ جن میں نئی نسل کو بے حیائی کی تربیت کے ساتھ ساتھ بے دینی کی تعلیم بھی دی جارہی ہے۔

۴:۔ آغاخان فاؤنڈیشن اور آغاخان رورل سپورٹ پروگرام دو ادارے بنائے گئے ہیں۔ جن کا مقصد اپنا ممبر بناکر دنیاوی تعاون مثلاً سڑک، نہر وغیرہ مختلف دیہاتوں کو اپنا ممبر بنانا ہے۔

اس وقت آغاخان فاؤنڈیشن اور آغاخان رورل سپورٹ کے پروگرام کے تحت آغاخان کی تقریباً ۲۵۰، گاڑیاں، ۱۵۰، کے قریب مختلف درجات کے سکول، دو فائیو سٹار ہوٹل، ایک ہیلی کاپٹر ایک اعلیٰ درجے کا ہسپتال، ۵۰، کے قریب مختلف درجات کی ڈسپنسریاں اور ایک اکیڈمی مصروف کار ہیں۔ جب کہ پچھلے دنوں سے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک ہیلی کاپٹر غرق ہوچکا ہے۔ تصدیق شدہ ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مزید دو ہیلی کاپٹر آرہے ہیں۔ بیس کروڑ روپے سالانہ اس میں بے دینی اور بے حیائی پھیلانے پر خرچ کئے جاتے ہیں۔

اسمٰعیلیوں کی پہلی کامیابی

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ اسمٰعیلی (آغاخانی)

مغربی دنیا وسط ایشیاء میں ایک اسرائیل چاہتی ہے۔

ایک خود مختار اور آزاد ریاست کے لئے تیاریاں کر رہے ہیں۔ کریم آغاخان یعنی موجودہ امام حاضر کے چچا صدرالدین کو افغانستان سے ہجرت کرنے والے افراد کی واپسی کے لئے انتظامی امور کا سربراہ مقرر کیا گیا ہے۔ اگرچہ یہ تقرر اقوام متحدہ کی جانب سے ہوا ہے۔ لیکن اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ سپر پاورز اس طرح اپنے در پردہ مقاصد کے ساتھ ساتھ کریم آغاخان کی خوشنودی بھی حاصل کرنا چاہتی ہے۔ صدرالدین نے اس اہم اور دشوار کام کو اس لئے قبول کرلیا۔ کہ وہ اس طرح اپنے مقصد کے حصول کے راستہ کو ہموار کرسکیں گے۔ ظاہر ہے کہ کابل نجیب حکومت ہی ان کا اثر قبول کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ اور نجیب حکومت تو اب تنکے کا سہارا چاہتی ہے۔ لہٰذا اس نے صحیح اہمیت کا احساس نہ کرتے ہوئے روس کے اشارے پر واخان کا علاقہ اسمٰعیلیوں کے لئے ریزرو کردیا

روس کے اشارے پر واخان کا علاقہ اسمٰعیلیوں کے لیئے ریزرو کیا جاچکا ہے۔

یہ اسمٰعیلیوں (آغاخانیوں) کی پہلی کامیابی ہے۔

ع آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

"الموت" اور "واخان" میں مماثلت

حسن بن صباح کا قلعہ الموت جہاں سے وہ اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل کے لئے منصوبہ بندی کرتا تھا۔ ایک پہاڑی پر واقع ہے۔ اور اس کو فتح کرنا تو درکنار اس تک پہنچنا بھی مشکل تھا۔ اس خوفناک ترین مقام سے اس نے بڑی بڑی طاقتور حکومتوں کے چھکے چھڑا دیئے تھے۔ اتفاق سے "واخان" کی جغرافیائی حیثیت بھی الموت ہی کی طرح ہے۔ کچھ عجب نہیں (اللہ محفوظ رکھے) کہ اگر اس علاقہ میں حسن بن صباح کے پیروؤں کی حکومت قائم ہوگئی تو نواح کی ریاستوں یعنی افغانستان اور پاکستان کو اسی صورتحال سے دوچار ہونا پڑے گا۔ جو الموت کی اسمٰعیلی ریاست نے پیدا کردی تھی غالباً مغربی دنیا اسی کی خواہش مند ہے کہ وسط ایشیا میں بھی ایک اسرائیل بن جائے۔ اور پوری اسلامی دنیا خلفشار میں مبتلا رہے۔ اور ان کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھ سکے

اسمٰعیلیوں (آغاخانیوں) کے عقائد

یہ بات اب کھل کر سامنے آگئی ہے کہ اسمٰعیلی (آغاخانی) حاضر امام کو (نعوذ باللہ) خدا سمجھتے ہیں۔ نہ نماز پڑھتے ہیں۔ نہ روزہ رکھتے ہیں۔ نہ حج کرتے ہیں۔ ان کا ... کلمہ علیحدہ ہے۔ نہ مسجد ہے نہ اذان۔ لہٰذا علماء کرام کا فتویٰ ہے کہ اسمٰعیلی (آغاخانی) خارج از اسلام ہیں۔ اور عام آدمی بھی اب اس کو سمجھنے لگا ہے۔

ہمارے دعویٰ کا ناقابل تردید ثبوت

پاکستان کے شمالی علاقہ میں اسرائیل کی طرز پر ایک اسمٰعیلی (آغاخانی) ریاست کے قیام کے منصوبے سے متعلق اب تک کسی بھی ذریعہ سے جو کچھ کہا جاتا رہا ہے الحمدللہ ہم نے اس کا ناقابل تردید ثبوت پیش کردیا ہے پاکستانی عوام اور ارباب اقتدار و اختیار میں وہ افراد جو اب تک اسمٰعیلی ریاست کے قیام سے متعلق ہمارے انکشافات اور خدشات کو آغاخانیوں کے رفاہی امور سے متاثر ہوکر محض مفروضات اور پروپیگنڈے سے خیال کرتے تھے۔ اب خود اخبارات کے حوالے دیکھ لیں۔ اور ساتھ ساتھ نوشتۂ دیوار بھی پڑھ لیں۔

اللہ پاک عالم اسلام خصوصاً پاکستان اور پاکستانیوں کو اسمٰعیلی فتنہ سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

آنسو

جبرو ملوزح ککر منڈی سرگودھا

اگر بیوی کی آنکھ سے گریں تو سمجھو کہ شوہر کی جیب خالی ہوگئی ہے

اگر باپ کی آنکھ سے گریں تو سمجھو کہ اولاد جوان

باقی صفحہ ۲۵ پر

حضرت سلیمان علیہ السلام اور ہد ہد

حضرت سلیمان علیہ السلام کو خداوند قدوس نے نبوت ورسالت کے ساتھ ساتھ ایسی حکومت اور سلطنت عطا فرمائی تھی جو اس سے پہلے کسی بادشاہ کو نصیب نہ ہوئی تھی۔ اور نہ ہی حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد کسی بادشاہ کو ملی۔ قرآن پاک میں خود حضرت سلیمان علیہ السلام فرماتے ہیں۔

ترجمہ: "اے اللہ مجھے ایسی حکومت عطا فرما جو میرے بعد کسی کو نہ دی گئی ہو"۔

چنانچہ انسانوں پر، جنات پر، پرندوں پر، اور ہوا پر کنٹرول دیا گیا۔ ہر چیز تابع فرمان تھی۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں مختلف پرندے بھی اپنی ڈیوٹیوں پر موجود رہتے تھے۔ ایک دن حضرت سلیمان علیہ السلام نے پرندوں کا جائزہ لیا تو دیکھا کہ ہدہد موجود نہیں ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا وجہ ہے مجھے ہدہد نظر نہیں آرہا۔ وہ غیر حاضر ہے اور اجازت لے کر بھی نہیں گیا۔ سزا دوں گا یا لائے میرے پاس سند صریح۔ پھر بہت دیر نہ گذری کہ آکر کہا میں خبر لے آیا۔ خبر ایک چیز کی ہے۔ کہ تجھ کو اس کی خبر نہ تھی۔ اور آیا ہوں تیرے پاس سبا سے ایک تحقیقی خبر لے کر (سورۃ نمل آیت ۲۰ تا ۲۲)

ابن عساکر فرماتے ہیں کہ جب ہدہد دربار سلیمانی میں پہنچا تو پرندوں نے کہا تیری خیر نہیں ہے۔ بادشاہ سلامت بہت ناراض ہیں۔ بغیر اجازت کے چلا گیا تھا۔ انہوں نے کہا ہے کہ میں ہدہد کو ذبح کر دوں گا۔ یا سزا دوں گا۔ لیکن اگر غیر حاضری کی کوئی معقول وجہ بتادے تو تب معاف کر دیا جائے گا۔ ہدہد نے کہا تب میں بچ گیا۔ کیونکہ میں معقول وجہ کی بنا پر غیر حاضر رہا۔ پھر ہدہد نے حضرت سلیمان کو بتایا۔ حضور میں نے سبا میں دیکھا ہے کہ ایک عورت اس ملک پر حکومت کرتی ہے۔ اور اس کو ہر چیز ملی ہے اس کا ایک تخت ہے بڑا۔ میں نے پایا کہ وہ اور اس کی قوم سجدہ کرتے ہیں سورج کو اللہ کے سوا اور شیطان نے انکے اعمال کو انکی نظروں میں مرغوب بنا رکھا ہے اور ان کو راہ حق سے روک رکھا ہے۔ سو وہ راہ نہیں پاتے۔

یہ تو حقیقت واقعہ تھی۔ جس کو ہدہد نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے گوش گذار کیا۔ اور اپنی غیر حاضری کی وجہ بیان کی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہدہد سے سارا واقعہ سن کر فرمایا ہم اب یہ دیکھتے ہیں کہ تو نے سچ بیان کیا ہے۔ یا تو جھوٹا ہے۔ لے جا میرا یہ خط ڈال دے ان کی طرف پھر ان کے پاس سے ہٹ کر آ پھر دیکھ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔

کرتے ہیں سورج کو، اللہ کے سوا اور شیطان انکے اعمال کو ان کی (سورۃ نمل آیت ۲۷ و ۲۸) چنانچہ ہدہد حضرت سلیمان علیہ السلام کا خط مبارک لے کر سبا کی طرف پرواز کر گیا۔ قرآن کا بیان دیکھو کہ غیر ضروری تفصیلات واقعہ کو طویل کرنے کے لئے بیان نہیں کرتا۔ بلکہ وہی جزئیات بتائی جاتی ہیں۔ جو ضروری ہیں۔ یہاں قرآن نے یہ نہیں بتایا کہ یہ خط لیکر جانے میں ہدہد کو کتنا وقت صرف ہوا۔ اکیلا تھا۔ یا ساتھ کوئی اور پرندہ تھا۔ صرف اتنا بتایا کہ ہدہد نے ملکہ سبا کو خط پہنچا دیا۔ جب بلقیس کو خط ملا تو اپنے سیاسی مشیروں، وزیروں درباریوں کو جمع کر کے کہنے لگی اے دربار والو! میرے پاس خط

مولانا سید منظور احمد شاہ آسی۔ مانسہرہ

ڈالا گیا ہے ایک خط عزت کا۔ (سورت نمل آیت ۲۹)

آگے آیت میں خط کا جو متن تھا۔ یا عبارت تھی اس نے پڑھ کر سنائی " وہ خط ہے سلیمان علیہ السلام کی طرف سے اور وہ یہ ہے کہ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے کہ زور نہ کرو میرے مقابلے میں چلے آؤ میرے سامنے حکم بردار ہو کر"

(سورت نمل آیت نمبر ۳۰ و ۳۱)

چنانچہ ملکہ سبا نے درباریوں سے کہا کہ میں خود بخود کوئی فیصلہ نہیں کرتی جو بات یا فیصلہ کرتی ہوں تمہارے مشورے سے ہوتا ہے اب بتاؤ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے خط کا کیا جواب دیا جائے سیاسی مشیر اور درباری موجود تھے۔ درباریوں نے کہا ملکہ ہم طاقتور ہیں۔ اور جنگجو اور بہادر ہیں۔ لڑنا مرنا جانتے ہیں۔ ہم مقابلہ کرنا جانتے ہیں۔ اب آپ کے اختیار میں ہے جو حکم دیں گی۔ ہم اس کی تعمیل کریں گے۔ ملکہ نے کہا تمہاری اطاعت کا شکریہ لیکن بادشاہ جب کسی شہر کا رخ کرتے ہیں تباہی و بربادی پھیلا دیتے ہیں۔ اور شریف اور عزت دار لوگوں کو ذلیل کر دیتے ہیں۔ لہذا مقابلہ سے پہلے میں حضرت سلیمان علیہ السلام کو آزمالینا چاہتی ہوں کہ وہ چاہتے کیا ہیں۔ آیا ان کو بھی ملک گیری کا ہی ہے یا ان کے خط کا مطلب کچھ اور ہے ان کا جواب ملنے کے بعد ہی کوئی فیصلہ کروں گی بلقیس یہ دیکھنا چاہتی تھی کہ حضرت سلیمان اللہ کے نبی و رسول ہیں یا دنیاوی جاہ و جلال کے لئے ملک فتح کرنا چاہتے ہیں۔ اس امتحان کا طریقہ اس نے یہ اپنایا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس بیش قیمت ہدیئے اور تحائف بھیجے اگر وہ ہدیئے اور تحائف لے کر راضی ہو گئے تو وہ ایک بادشاہ ہی ہیں۔ اور اگر اسلام لانے کے بغیر کسی چیز پہ راضی نہ ہوئے تو وہ واقعی نبی ہیں۔ تفسیری روایات میں ہے کہ

ہدیۂ نعت بحضور سید المرسلین

بس یہی دل میں ہے ارمان رسول عربیؐ!
میں بنوں آپ کا مہمان رسول عربیؐ!
آپ کا رب ہے ثنا خوان رسول عربیؐ!
کس قدر آپ ہیں ذی شان رسول عربیؐ!
آپ رکھ لیں مجھے دربان رسول عربیؐ!
کیجیئے مجھ پہ یہ احسان رسول عربیؐ!
اب کوئی اس کے سوا دل میں تمنا ہی نہیں
نعت لکھتا رہوں ہر آن رسول عربیؐ!
آپ سے بڑھ کے نہیں پیار کسی سے مجھکو
آپ پہ جان بھی قربان رسول عربیؐ!
آپ کے در کا گدا گر ہوں کرم مجھ پہ کریں
آپ ہیں دہر کے سلطان رسول عربیؐ!
آپ انسان ہیں، پر آپ سا کوئی بھی نہیں
آپ ہیں صاحب قرآن رسول عربیؐ!
مومنو! بھیجو سلام اور درود احمدؐ پہ
ہے یہ اللہ کا فرمان رسول عربیؐ!

نیاز سواتی۔ ایبٹ آباد

ان تحائف میں سونے چاندی کی اینٹیں اور کچھ جواہرات تھے۔ اور ایک سو غلام اور ایک سو کنیزیں تھیں۔ اور ساتھ ہی ایک خط بھی تحریر کیا تھا۔ جس میں کچھ سوالات وغیرہ حضرت سلیمان سے پوچھے گئے۔

ان ہدایا اور تحائف کی تفصیل اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی پہلے ہی حضرت سلیمانؑ کو بتا دی تھی۔ جب حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس ملکہ سبا کے تحائف پہنچے تو انہوں نے وہ واپس فرما دیئے۔ یہ تمام واقعہ کتاب مبین قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔ اس میں کسی تاویل و تعبیر کی ضرورت نہیں۔ لیکن دور حاضر کے ملحدین اور زنادقہ غلام احمد پرویز انجہانی، سرسید احمد خان اور اسلم جیراجپوری اور ان کی روحانی اولاد نے سختی سے ان واقعات کا انکار کیا ہے۔ اور اپنے ملعون ذہن سے تاویلات باطلہ کی ہیں۔ مثلاً یہ کہ پرندے کا بات کرنا عقل کے خلاف ہے۔ کیوں کہ پرندے بات نہیں کر سکتے۔

دراصل پہلے زمانے میں اکثر مشرکین اپنی اپنی اولاد لیے بتوں اور دیویوں، دیوتاؤں کے نام پر رکھتے تھے۔ جن میں حیوانات کے نام بھی ہوتے تھے۔ تو یہاں ہدہد سے مراد یہ پرندہ نہ تھا۔ بلکہ وہ حضرت سلیمان السلام کا قاصد مرد تھا جس کا نام ہدہد تھا۔ حالانکہ قرآن میں "وتفقد الطیر" مطلب یہ ہے کہ پرندوں کا جائزہ لیا۔ یا حاضری لی پرندوں کی، یہاں مراد پرندے ہیں۔ اور رہ انسان بتاتے ہیں۔ تاویلات تو ہزار ہا ہو سکتی ہیں۔ اور شیطان گمراہ کرنے کے لئے ہزار ہا وسوسے دل میں پیدا کر دیتا ہے۔ لیکن ہر زبان کے ماہر اہل لغت ہی فیصلہ کر سکتے ہیں کہ آیا اس لفظ کا معنی یہ مراد لیا جا سکتا ہے۔ قرآن کریم ایک زندہ زبان کے اندر نازل کیا گیا۔ جس کو قرآن پاک کی اصطلاح میں بلسان عربی مبین ط یہ مردہ زبان میں نہیں اتارا گیا۔ کہ بھان متی۔ جیسے چاہے، جہاں سے کوئی اینٹ یا روڑہ ملے تو اس کو جوڑ کر اپنا مطلب حاصل کرلے۔

یہی حال عصر حاضر کے زنادقہ پرویزیوں کا ہے۔ اہل قرآن ہونے کا دعویٰ کر کے الحاد اور بے دینی کا زہر پھیلا رہے ہیں۔ سکیچے کے اور چاندی کے ورق لگا کر مسلمان کا ایمان سلب کر رہے ہیں۔

●●

انجہانی مرزا قادیانی اور اس کی قرآن دانی

از: بابو حبیب اللہ امرتسریؒ

(۱) آیت قرآنی

"اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ" (پارہ ۱۴۔ رکوع ۲۲)

الفاظ مرزا قادیانی

"وقال جادلهم (ای جادل النصاریٰ) بالحکمة والموعظة الحسنة"
اور اس نے یہ تو کہا کہ عیسائیوں سے حکمت اور نیک نصیحت کے طور پر بحث کرو"
(روحانی خزائن۔ حمامۃ البشریٰ ص۔ ۔ تبلیغ رسالت جلد ۳ صفحہ ۱۹ ؍۱۹۶)

(۲) آیت قرآنی

"ھَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیَھُمُ اللہُ فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ" (پارہ ۲۔ رکوع ۹)

الفاظ مرزا صاحب قادیانی

"میرا آنا خدا کے کامل جلال کے ظہور کا وقت ہے اور میرے وقت میں فرشتوں اور شیاطین کا آخری جنگ ہے اور خدا اس وقت وہ نشان دکھائیگا جو اس نے کبھی دکھائے نہیں گویا خدا زمین پر خود اتر آئیگا جیسا کہ وہ فرماتا ہے یوم یاتی ربک فی ظلل من الغمام یعنی اس دن بادلوں میں تیرا خدا آئیگا" (حقیقۃ الوحی ص۱۵۴)

(۳) آیت قرآنی

"الم یعلموا انه من یحادد الله ورسوله فان له نار جهنم خالدا فیها ذلک الخزی العظیم" (پارہ ۱۰۔ رکوع ۱۳)

الفاظ مرزا قادیانی

"قوله تعالیٰ۔ الم یعلموا انه من یحادد الله ورسوله یدخله نارا خالدا فیها ذالک الخزی العظیم۔ الجزء ۱۰۔ سورۃ توبہ" (حقیقۃ الوحی ص۱۳۰)

(۴) آیت قرآنی

"خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَکْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ" (پارہ ۲۴۔ رکوع ۱۱)

الفاظ مرزا قادیانی

"قرآن شریف میں جو یہ آیت ہے ان خلق السموٰت والارض اکبر من خلق الناس" (ایام الصلح اردو ص۔)

(۵) آیت قرآنی

"قد انزل الله الیکم ذکرا رسولا یتلوا علیکم آیت الله" (پارہ ۲۸۔ رکوع ۱۸)

الفاظ مرزا قادیانی

"قرآن شریف میں آیت انزل ذکرا ورسولا میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نازل ہی لکھا گیا ہے" (ایام الصلح اردو ص۔ ۔ ازالہ اوہام ص۔)

(۶) آیت قرآنی

"فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ" (پارہ ۱۔ رکوع ۳)

الفاظ مرزا قادیانی

"فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودها الناس والحجارة" (نزول المسیح جلد ۱ ص۔ ۔ سرمہ چشم آریہ ص۔ ۔ حقیقۃ الوحی ص۲۳۹ ۔ براہین احمدیہ ص۲۳۰ ص۔)

(۷) آیت قرآنی

"قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ" (پارہ ۱۵ رکوع ۱۰)

الفاظ مرزا قادیانی

براہین احمدیہ ص ۱۹، ۲۹۲، ۲۹۴، سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱، کے حاشیے ۱۱، ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۹۳۶، جنگ مقدس صفحہ ۴۸، نور الحق حصہ ا صفحہ ۹، پر ہے
"قل لئن اجتمعت الجن والانس علی ان یاتوا بمثل ھذا القرآن"

(۸) آیت قرآنی

"قال امنت انہ لا الہ الا الذی امنت بہ بنوا اسرائیل" (پارہ ۱۱، رکوع ۱۳)

الفاظ مرزا قادیانی

"امنت بالذی امنت بہ بنوا اسرائیل" (سراج منیر ص ۴۹ کا حاشیہ)

(۹) آیت قرآنی

وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم (پارہ ۹، رکوع ۱۸)

الفاظ مرزا قادیانی

"ما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم" (انوار الاسلام ص ۵۳)

(۱۰) آیت قرآنی

فمن یعمل مثقال ذرة خیرا یرہ (پارہ ۳۰، رکوع ۲۳)

الفاظ مرزا قادیانی

"ومن یعمل مثقال ذرة خیرا یرہ" (انوار الاسلام ص ۳۹)

(۱۱) آیت قرآنی

"قالوا تاللہ انک لفی ضلالک القدیم" (پارہ ۱۳، رکوع ۵)

الفاظ مرزا قادیانی

"انک لفی ضلالک القدیم" (تحفہ گولڑویہ ص ۱۱ کا حاشیہ)

(۱۲) آیت قرآنی

عسی ربکم ان یرحمکم۔ (سورہ بنی اسرائیل پارہ ۱۵، رکوع اول)

الفاظ مرزا قادیانی

"عسی ربکم ان یرحم علیکم" (براہین احمدیہ ص ۵۰۵ کا حاشیہ)

آیت قرآنی	الفاظ مرزا قادیانی
(۱۳) ومن لا یجب داعی اللہ (۲۶/۳)	(۱۳) ولا یجب داعی اللہ (براہین ص ۲۳۲)
(۱۴) کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی ان اللہ قوی عزیز۔ (۲۸/۲)	(۱۴) کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی ان اللہ لقوی عزیز (براہین ص ۲۳۶)
(۱۵) لن یضروا اللہ شیئا یرید اللہ ان لا یجعل لھم حظا فی الآخرة ولھم عذاب عظیم۔	(۱۵) لن یضروا اللہ شیئا ولھم عذاب عظیم (براہین ص ۲۳۹)
(۱۶) ان الذی فرض علیک القرآن لرادک الی معاد۔ (۲۰/۸)	(۱۶) ان اللہ لرادک الی معاد (براہین ص ۲۳۸)
(۱۷) ذلک الفوز العظیم (پ ۳)	(۱۷) ذلک ھو الفوز العظیم (براہین ص ۲۳۵)
(۱۸) ویجعلون للہ البنات سبحانہ ولھم ما یشتھون۔ (۱۴/۱۳)	(۱۸) ویجعلون للہ البنات سبحانہ ولھم ما یشتھون (براہین ص ۲۳۶)
(۱۹) فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا (پارہ ۱۶، رکوع ۳)	(۱۹) فمن یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا (براہین ص ۲۳۶)
(۲۰) ولا تدع مع اللہ الھا اخر لا الہ الا ھو کل شیء ھالک الا وجھہ لہ الحکم والیہ ترجعون۔ (۲۰/۱۲)	(۲۰) ولا تدع مع اللہ الھا اخر کل شیء ھالک الا وجھہ لہ الحکم والیہ ترجعون (براہین ص ۲۳۶)
(۲۱) وھم من خشیتہ مشفقون۔ (۱۷/۲)	(۲۱) وھم من خشیة ربھم مشفقون (براہین ص ۲۳۷)
(۲۲) ما کان اللہ ان یتخذ من ولد (۱۶/۷)	(۲۲) ما کان اللہ ان یتخذ ولدا (براہین ص ۲۳۹)
(۲۳) وان یسلبھم الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب والمطلوب۔ (پارہ ۱۷، رکوع ۱۷)	(۲۳) وان یسلبھم الذباب شیئا لا یستنقذوہ ضعف الطالب والمطلوب (براہین ص ۲۳۹)
(۲۴) وجعلوا للہ شرکاء الجن وخلقھم وخرقوا لہ بنین وبنات بغیر علم۔ (پارہ ۷، رکوع ۱۸)	(۲۴) وجعلوا للہ شرکاء الجن وخرقوا لہ بنین وبغیر علم (براہین ص ۲۳۹)
(۲۵) لا تسجدوا للشمس ولا للقمر۔ (پارہ ۲۴، رکوع ۱۹)	(۲۵) لا تسجدوا للشمس ولا للقمر (براہین ص ۲۳۹)
(۲۶) کذلک نجزی الظلمین (۸/۱۷)	(۲۶) وکذلک نجزی الظلمین (براہین ص ۲۳۹)
(۲۷) فمن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او کذب بایتہ انہ لا یفلح المجرمون۔ (پارہ ۱۱، رکوع ۷)	(۲۷) فمن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او کذب بایتہ انہ لا یفلح المجرمون (براہین ص ۲۴۳)
(۲۸) ولقد اتینک سبعا من المثانی والقرآن العظیم۔ (۱۴/۴)	(۲۸) انا اتینک سبعا من المثانی والقرآن العظیم (براہین ص ۲۴۳)
(۲۹) قد بینا لکم الایت لعلکم تعقلون۔ (پارہ ۲۷، رکوع ۱۸)	(۲۹) قد بینا لکم الایات لعلکم تعقلون (براہین ص ۵۲۳)
(۳۰) ھذا الا سحر مبین۔ (پارہ ۲۹، ع [illegible])	(۳۰) ان ھذا الا سحر مبین جزو نمبر ۲۶ (براہین ص ۲۶۹)
(۳۱) کل من علیھا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔ (پارہ ۲۷، رکوع ۱۲)	(۳۱) کل شیء فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام (ازالہ اوہام ص ۱۳۲)
(۳۲) ومنکم من یتوفی ومنکم من یرد الی ارذل العمر لکیلا یعلم من بعد علم شیئا۔ (پارہ ۱۷، رکوع ۸)	(۳۲) ومنکم من یتوفی ومنکم من یرد الی ارذل العمر لکیلا یعلم بعد علم شیئا۔ سورہ حج جزو ۱۷ (ازالہ اوہام ص ۳۲۳ و ص ۵۳۴)
(۳۳) فامسکوھن فی البیوت حتی یتوفھن الموت۔ (پارہ ۴، رکوع ۱۴)	(۳۳) حتی یتوفھن الموت (ازالہ ص ۳۳۰)
(۳۴) الذین تتوفھم الملئکة ظالمی انفسھم فالقوا السلم۔ (پ ۱۴، ع)	(۳۴) توفھم الملئکة ظالمی انفسھم (ازالہ ص ۳۳۰)
(۳۵) الذین تتوفھم الملئکة طیبین۔ (پ ۱۴، ع)	(۳۵) توفھم الملئکة طیبین (ازالہ ص ۳۳۰)
(۳۶) یبنی ادم قد انزلنا علیکم لباسا (پ ۸، ع ۱۰)	(۳۶) قد انزلنا علیکم لباسا (ازالہ ص ۳۳۰ حاشیہ)
(۳۷) ولکن اعبد اللہ الذی یتوفکم	(۳۷) ولکن اعبد اللہ الذی یتوفکم (ازالہ ص ۳۳۰)
(۳۸) واذ قال اللہ یعیسی ابن مریم ءانت قلت للناس اتخذونی وامی الھین من دون اللہ۔ (پارہ ۷، رکوع ۶)	(۳۸) واذ قال اللہ یعیسی ءانت قلت للناس (ازالہ ص ۳۳۰)

(۳۹) وما ارسلنا قبلك من المرسلين۔ (پ۱۸۔ ع ۱۶)	(۳۹) وما ارسلنا من قبلك من المرسلين ۔ (ازالہ ص۶۱۳)
(۴۰) ثم یجعله حطاما۔ (پ۲۳۔ ع ۲)	(۴۰) ثم جعله حطاما ۔ (ازالہ ص۶۱۲)
(۴۱) وما نهٰكم عنه فانتهوا۔	(۴۱) وما نهاكم فانتهوا ۔ (ازالہ ص۶۲۲)
(۴۲) وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبي الا اذا تمنى القى الشيطن في امنيته۔ (پ۱۷۔ ع ۱۳)	(۴۲) وما ارسلنا من رسول ولا نبي الا اذا تمنى القى الشيطن في امنيته ۔ (ازالہ ص۶۲۹)
(۴۳) لا يمسه الا المطهرون ۔ (پ۲۷۔ ع ۱۶)	(۴۳) لا يمسه الا المطهرون ۔ (ازالہ ص۶۳۶)
(۴۴) وحرام على قرية اهلكنها انهم لا يرجعون ۔ (پ۱۷۔ ع ۷)	(۴۴) حرام على قرية اهلكنها انهم لا يرجعون ۔ (ازالہ ص۶۳۹)
(۴۵) وما انزلنا عليك الكتب الا لتبين لهم الذي اختلفوا فيه۔ (پارہ ۱۴۔ رکوع ۱۴)	(۴۵) وما انزلنا عليك الكتاب الا لتبين الذين اختلفوا فيه ۔ (ازالہ ص۶۴۵)
(۴۶) وجعل منهم القردة والخنازير (پارہ ۷۔ رکوع ۱۳)	(۴۶) وجعلنا منهم القردة والخنازير ۔ (ازالہ ص۶۴۳)
(۴۷) فاغرينا بينهم العداوة والبغضاء الى يوم القيمة ۔ (پارہ ۶۔ رکوع ۷)	(۴۷) واغرينا بينهم العداوة والبغضاء الى يوم القيمة ۔ (براہین احمدیہ حصہ ۴ ضمیمہ ص۳۳ + تحفہ گولڑویہ ص۳۵ و ۲۱۸ + الحق مباحثہ دہلی ص۳۶)
(۴۸) وانزل لكم من الانعام ثمنية ازواج۔ (پارہ ۲۳۔ رکوع ۵)	(۴۸) وانزل من الانعام ۔ (حمامۃ البشریٰ عربی صفحہ ۱۷ و ۴۷)
(۴۹) محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم ۔ (سورۃ الفتح پارہ ۲۶)	(۴۹) محمد رسول الله والذين امنوا معه اشداء ۔ (ملفوظات احمدیہ ص۸)

اکھنڈ بھارت اور قادیانی

آنجہانی مرزا محمود کے بیان کی روشنی میں۔

انیسویں صدی کے نصف آخر میں یورپی درندے اسلامی دنیا کو پامال کر رہے تھے۔ دردمند مسلمان نصاریٰ کے مقابلہ میں جان سپاری وجاں نثاری سے تازیان اسلام کی تاریخ روشن کر رہے تھے۔ ان حالات میں مرزا غلام احمد قادیانی (انگریز کا خود کاشتہ پودا) نصاریٰ کی ضرورت کے ماتحت رونما ہوا۔ انگریز کی سرپرستی میں نشوونما پائی۔ اس جماعت کے متعلق ہندو ذہن کا مطالعہ فرمائیے۔

شاعر مشرق، مفکر پاکستان جناب علامہ محمد اقبال مرحوم قمطراز ہیں:

میں خیال کرتا ہوں کہ قادیان کے متعلق میں نے جو بیان دیا تھا۔ جس میں جدید اصول کے مطابق صرف ایک مذہبی عقیدہ کی وضاحت کی گئی تھی۔ اس سے پنڈت جی (جواہر لعل نہرو) اور قادیانی دونوں پریشان ہیں۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ مختلف وجوہ کی بناء پر دونوں اپنے دل میں مسلمانوں کی مذہبی وسیاسی وحدت کے امکانات کو بالخصوص ہندوستان میں پسند نہیں کرتے۔

علامہ مرحوم آگے چل کر تحریر فرماتے ہیں: اسی طرح یہ بات بھی بدیہی ہے کہ قادیانی بھی مسلمانان ہند کی سیاسی بیداری سے گھبراتے ہوئے ہیں۔ کیوں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ مسلمانان ہند کے سیاسی وقار کے بڑھ جانے سے ان کا مقصد فوت ہو جائے گا۔ رسول عربی (فداہ امی وابی) کی امت میں قطع و برید کر کے ہندوستانی نبی کے لئے ایک جدید امت تیار کریں۔" (علامہ مرحوم کا مضمون "اسلام اور احمدیت" مندرجہ رسالہ اسلام لاہور ۲۲ جنوری ۱۹۳۶ء)

جواہر لال نہرو کانگریس کا بانی اور مرزائی انگریز کا خود کاشتہ پودا۔ پنڈت جی کو مرزائیوں کا درد کیوں؟ ملاحظہ فرمائیے

اس تاریکی میں اس مایوسی کے عالم میں ہندوستانی قوم پرستوں اور محبان وطن کو ایک ہی امید کی شعاع دکھائی دیتی ہے۔ اور وہ آشا کی ایک جھلک احمدیوں کی تحریک ہے۔ جس قدر مسلمان احمدیت کی طرف راغب ہوں گے۔ وہ قادیان کو اپنا مکہ تصور کرنے لگیں گے۔ اور آخر میں محب ہند اور قوم پرست بن جائیں گے۔ مسلمانوں میں احمدیت تحریک کی ترقی ہی عربی تہذیب اور پان اسلام ازم کا خاتمہ کر سکتی ہے۔

آگے تحریر ہے: "جس طرح ایک ہندو کے مسلمان ہو جانے پر اس کی شردھا اور رام عقیدت، رام کرشن، وید، گیتا اور راماین سے اٹھ کر قرآن کی جلدوں میں منتقل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جب کوئی مسلمان احمدی بن جاتا ہے تو اس کا زاویہ نگاہ بدل جاتا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کی عقیدت کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ علاوہ بریں جہاں اس کی خلافت پہلے عرب اور ترکستان میں تھی۔ اب وہ خلافت قادیان میں آجاتی ہے۔ اور مکہ مدینہ اس کے لئے روایتی مقامات مقدسہ رہ جاتے ہیں۔

(مضمون ڈاکٹر شنکر داس ایم بی بی ایس۔ اخبار بندے ماترم ۲۲ اپریل ۳۲ء)

مرزائیوں اور ہندوؤں کی اس عملی یکجہتی کا مطالعہ فرمانے کے بعد مرزائیوں کے خلیفہ دوم مرزا بشیر الدین محمود کی بات سنیے:

میں قبل ازیں بتا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے۔ لیکن قوموں کی منافرت کی وجہ سے عارضی طور پر الگ بھی کرنا پڑے۔ تو یہ اور بات ہے۔ ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضامند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے۔ اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائیں۔

(بیان مرزا محمود مندرجہ اخبار الفضل ۱۷ مئی ۱۹۳۴ء)

ملک عوام کے متعلق تحقیقات کے مطالبہ میں مشہور عالم دین مولانا احتشام الحق تھانوی فرماتے ہیں:

"یحییٰ خان اور مجیب کے درمیان ۲۳ روز تک کیا مذاکرات ہوتے رہے۔ کیا ان کے مذاکرات میں کسی مرحلہ پر ایم ایم احمد اور چوہدری ظفر اللہ بھی شریک ہوئے تھے۔ اور کیا ایم ایم احمد نے مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی حمایت کی تھی؟

(روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۱۵ دسمبر ۱۹۷۱ء)

مرزائی دنیا کے جس کونہ کونہ میں بھی ہوں۔ خلیفہ ربوہ کے ماتحت ہیں۔ پاک بھارت جنگ سے قبل مرزائیوں کی قادیان (بھارت) کی شاخ نے بنگلہ دیش کی، اور بھارت کی حکومت کو اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ واضح رہے کہ قادیان کا نظم و نسق نظارت ربوہ کے ماتحت ہے۔

ناظرین کرام غور فرمائیں کہیں یہ صورت حالے مرزا محمود کے بیان میں "مذہبی مذکس طرح" کی ہی تفسیر مذموم تو نہیں۔ اور کیا مرزائی جماعت حصول قادیان (جس کے لئے مرزائی ربوہ کے بہشتی مقبرہ میں اپنی لاشیں امانتاً دفن کرتے ہیں) اور مرزا محمود کے بیان کی روشنی میں پاکستان (نعوذ باللہ) کی شکست و ریخت ملک کے سامان تو پیدا نہیں کر رہے۔

ناظرین کرام! نہ صرف یہ کہ پاکستان ہماری عزت و ناموس کا محافظ ہے۔ بلکہ سالم اور مضبوط پاکستان ہندوستان کے کروڑوں مسلمانوں کی حفاظت کا ضامن بھی ہے۔

پاکستان کی عوامی حکومت سے عوام اور بالخصوص پیپلز پارٹی کے مخلص وارو کارکن، مرزائیوں کو کلیدی آسامیوں سے ہٹائے جانے اور ان کو اقلیت قرار دیئے جانے کا مطالبہ کر کے عشق رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت دیں۔

توہین انبیاء علیہم السلام قادیانی لٹریچر کے آئینے میں

حضور خاتم النبیین کی توہین

"پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے۔ جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائے۔ اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی" صاحبزادہ بشیر احمد قادیانی ریویو آف ریلیجنز قادیان صفحہ ۱۵۶ نمبر ۴ جلد ۱۴) اس حوالہ سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے۔ کہ مرزائی جو کلمہ پڑھتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ کلمہ میں "محمد رسول اللہ" سے مراد مرزا قادیانی کو لیتے ہیں۔

درج ذیل اشعار ایک قصیدہ کے ہیں۔ ان میں نعوذ باللہ مرزا قادیانی کو حضور سے بڑی شان والا کہا گیا ہے۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں

محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

اخبار البدر ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء

ذیل کے حوالہ میں مرزا قادیانی نے حضور پر ایک شرمناک بہتان باندھا ہے۔ اور اگر یہ پڑھ کر مرزا قادیانی پر لعنت نہ بھیجی جائے تو کیا کیا جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے۔ حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے۔

(مکتوب مرزا مندرجہ الفضل قادیان ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء)

جمیع انبیاء علیہم السلام کی توہین

مرزا قادیانی نے اپنی ایک کتاب ضمیمہ چشمہ معرفت صفحہ ۱۸ پر لکھا ہے کہ

"اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے" اس قول کی روشنی میں آئندہ حوالوں کو پڑھ کر آپ خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ مرزا اور اس کے پیروکار کفر کے مرتکب ہوتے ہیں کہ نہیں؟

(۱) "حضرت مسیح موعود نبی تھے۔ آپ کا درجہ مقام کے لحاظ سے رسول کریم کا شاگرد اور آپ کا ظل ہونے کا ہے دیگر انبیاء میں سے بہتوں سے آپ بڑے تھے۔ ممکن ہے سب سے بڑے ہوں۔

الفضل قادیان ۲۹ اپریل ۱۹۲۷ء

(۲) "اس کے (یعنی آنحضرت کے) شاگردوں میں علاوہ بہت محدثوں کے ایک نے (یعنی مرزا قادیانی) نبوت کا درجہ پایا۔ نہ صرف یہ کہ نبی بنا۔ بلکہ اپنے مطاع کے کمالات کو ظلی طور پر حاصل کر کے بعض اولوالعزم نبیوں سے بھی آگے نکل گیا۔

(حقیقت النبوۃ صفحہ ۲۵۷ میاں محمود احمد قادیانی)

(۳) "اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کو بلحاظ مدارج کے کئی نبیوں سے بھی افضل بنایا" (الفضل قادیان ۵ فروری ۱۹۴۲ء)

(۴) پہلے تمام انبیاء ظل تھے حضرت نبی کریم کی خاص صفات کے اور اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریم کے ظل ہیں۔

(ملفوظات احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۱۴۲)

ملاحظہ فرمائیے کہ تمام انبیاء سے برتری کا دعویٰ اور ان سے افضلیت کی ڈھینگیں مار کر کیا۔ مرزائی انبیاء کی تحقیر کے مرتکب نہیں ہوتے ہیں؟

اور کیا بقول مرزا نبی کی تحقیر کفر نہیں ہے؟

(۵) نوح سے افضلیت:- اور خدا تعالیٰ اس کثرت سے میرے لئے نشان دکھلا رہا ہے۔ کہ اگر نوح کے زمانہ میں یہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔

(تتمہ حقیقت الوحی صفحہ ۱۳۷)

(۶) یوسف سے برتری "پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۷۶)

(۷) آدم سے فوقیت:- خدا تعالیٰ نے آپ

کا نام آدم رکھا۔ تاکہ جس طرح پہلے آدم کو شیطان نے جنت سے نکالا تھا۔ آپ اس شیطان کو دنیا سے نکالیں (تقدیر الٰہی ص۲۹)

گویا آدمؑ شیطان سے ہار گئے تھے۔ اور مرزا قادیانی اس پر غلب آجائے گا۔ وجہ اور ہے کہ مرزا قادیانی کی موجودگی میں شیطان کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ یہ کافی ہے۔

(۸) عیسےٰ سے بہتر "ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے"
(دافع البلاء ص۲۰)

(۹) موسیٰ و عیسیٰ "مگر میں کہتا ہوں کہ مسیح موعود کے وقت عیسیٰ و موسیٰ ہوتے تو مسیح موعود کی ضرور اتباع کرنی پڑتی
(الفضل قادیان ۱۸ مارچ ۱۹۱۶ء)

جمیع انبیاء سے اپنی فوقیت ظاہر کرتے اور پھر انفرادی طور پر اولوالعزم انبیاء کے نام متعین کر کے ان سے اپنی افضلیت کا دعویٰ کرنے سے مرزا قادیانی اور اس کے متبعین تحقیر کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اب وہ اپنے فیصلہ کے مطابق سوچ لیں کہ وہ کیا ہیں؟ ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شرمناک توہین و تذلیل

مرزا قادیانی نے اپنے ایک لیکچر میں کہا ہے "وہ بڑا ہی خبیث اور ملعون اور بد ذات ہے۔ جو خدا کے برگزیدہ و مقدس لوگوں کو گالیاں دیتا ہے۔
(البلاغ المبین صفحہ ۱۹)

دوسری جگہ لکھتا ہے کہ ہم مختلف فرقوں کے بزرگ ہادیوں کو بدی اور بے ادبی سے یاد کرنا پرلے درجے کی شرارت اور خباثت اور ... سمجھتے ہیں"
(براہین احمدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۰۲) اب عیسیٰ کے بارے میں درج ذیل اقتباسات پڑھ کر اندازہ لگائیے کہ مرزا خود کیا ہے؟

شرمناک الزمات

(۱) تین دادیاں اور تین نانیاں آپ کی یعنی یسوع کی) زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا" (ضمیمہ انجام آتھم ص۷ حاشیہ) کیا شریفانہ انداز بیان ہے۔ یہ گالیاں اور بے ادبی نہیں ہے۔ تو کیا توصیفی الفاظ ہیں؟ اگر یہ الفاظ بھی کہنا تو حضرت عیسیٰؑ کی دادیاں تسلیم کرنا بھی ان کی شان میں بہت گستاخی کی ہے۔ کیونکہ آپ تو بن باپ کے پیدا ہوئے تھے۔ پھر دادیاں کیسی؟

(۲) "آپ کا (یسوع مسیح) کنجریوں کے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے"
(حوالہ ایضاً) شیشے میں اپنا ہی منہ نظر آرہا ہے۔

(۳) "مسیح کا چال چلن کیا تھا۔ ایک کھاؤ، پیو، شرابی، نہ زاہد نہ عابد، نہ حق کا پرستار، متکبر، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا" (مکتوبات احمدیہ ص۲۱ ج۳)

(۴) "اور آپ کے ہاتھ میں سوائے مکر و فریب کے اور کچھ نہ تھا (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵ حاشیہ)

(۵) ہاں آپ (یسوع مسیح) کو گالیاں دینے کی اکثر عادت تھی۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص۵ حاشیہ)

(۶) پھر تعجب ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل کیوں نہیں کیا۔ (چشمۂ مسیحی)

چونکہ مرزا خود "مسیح موعود ہونے کا مدعی تھا اس لئے سمجھ بیٹھا کہ پہلا مسیح بھی مجھ جیسا ہی ہوگا۔

(۷) معجزات سے انکار:۔ عیسائیوں نے بہت آپ کے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہ ہوا۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص۶ حاشیہ)

(۸) ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ کی تین پیشن گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں"
(اعجاز احمدی ص۱۴)

ان حوالوں کے جواب میں مرزائی یہ فریب دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ مرزا نے یہ الفاظ عیسیٰ کے بارے میں نہیں لکھے بلکہ انجیلی یسوع کے بارے میں لکھے ہیں جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا حالانکہ خود مرزا نے لکھا ہے کہ

(۱) حضرت عیسیٰ جو یسوع اور جیزس یا یوز آسف کے نام سے بھی مشہور ہیں۔ (راز حقیقت ص۱۱۵)

(۲) حضرت یسوع مسیح کا وجود مسلمانوں اور عیسائیوں میں ایک مشترکہ جائیداد کا ہے۔ (تحفۂ قیصرہ ص۱۸)

ان حوالوں سے ظاہر ہے کہ عیسیٰ اور یسوع و مسیح ایک ہی ہستی کے نام ہیں۔ اب آپ خود ہی فیصلہ کیجئے کہ مرزا اور اس کے متبعین اپنے کہنے کے مطابق، کافر، ملعون خبیث اور بد ذات ہوئے یا نہیں؟

مرزائیت اور علامہ اقبالؒ

"ظل، بروز، حلول مسیح موعود کی اصطلاحات غیر اسلامی ہیں" (حکیم الامت علامہ اقبال مرحوم)

"اسلامی ایران میں اثر کے ماتحت، ملحدانہ تحریکیں اٹھیں اور انہوں نے بروز، حلول، ظل وغیرہ کی اصطلاحات وضع کیں۔ تاکہ تناسخ کے اس تصور کو چھپا سکیں۔ ان اصطلاحات کا وضع کرنا اس لئے لازم تھا کہ وہ مسلم قلوب کو ناگوار نہ گذریں۔ حتیٰ کہ مسیح موعود کی اصطلاح بھی اسلامی نہیں بلکہ اجنبی ہے۔ اور اس کا آغاز بھی اسی تصور میں ملتا ہے۔ یہ اصطلاح ہمیں اسلام کے دور اول کی تاریخی اور مذہبی ادب میں نہیں ملتی"
(حرف اقبال ص۱۲۳، ص۱۲۴)

جب کہ مرزائیت کی بنیاد ہی ظل بروز اور مسیح موعود ہونے کے دعویٰ پر ہے۔ اور بقول علامہ اقبال مرحوم یہ اصطلاحات غیر اسلامی ہیں۔ اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے وضع کی جاتی ہیں۔ خدا ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے کہ وہ مسلمانوں کو اس فریب سے بچانے کے لئے صاف لفظوں میں فرما گئے کہ ان غیر اسلامی اصطلاحات کے دھوکے میں نہ آنا۔

آج سوچ لے

★ سید محمد قریشی بہاولنگر

(۱) عمر کتنی (۲) عمر کیسے گذر گئی
(۳) تیری عمر گھٹ رہی ہے یا بڑھ رہی ہے۔
(۴) تو زندہ رہنے کے لئے پیدا ہوا ہے یا مرنے کے لئے۔
(۵) موت کے لئے پیدا ہوا ہے۔ اور انتظام صرف دنیا کے لئے کر رہا ہے۔
(۶) کیا خبر کہ موت کب ایک دم آجائے۔
(۷) مرنے کے بعد کے لئے کیا انتظام کیا ہے۔

ام المومنین حضرت خدیجہ طاہرہ رضؓ

از
دلدار احمد
اوچ شریف

سلسلہ نسب یہ ہے: خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصیٰ ، قصیٰ پر پہنچ کران کا خاندان رسول اللہ صلی اللہ صلعم کے خاندان سے مل جاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے وہ طاہرہ کے لقب سے مشہور تھیں۔ان والدہ فاطمہ بنت زائدہ تھیں۔ان کے والد اپنے قبیلہ میں ممتاز تھے مکہ میں آکر سکونت اختیار کی اور بنو عبدالدار کے حلیف بنے۔ عامر بنالوی کے خاندان میں فاطمہ بنت زائدہ سے نکاح کیا۔ان کے بطن سے حضرت خدیجہ رضؓ پیدا ہوئیں۔ان کی پہلی شادی ابو ہالہ بن زرارہ یمیتی سے ہوئی۔ ان سے دو لڑکے پیدا ہوئے۔ایک کا نام ہند تھا۔ اور دوسرے کا حارث ابو ہالہ کے انتقال کے بعد عتیق بن عابد مخزومی کے عقدِ نکاح میں آئیں۔ ان سے ایک لڑکی پیدا ہوئی۔اس کا نام بھی ہند تھا۔اسی بنا پر حضرت خدیجہ رضؓ اُمِّ ہند کے نام سے پکاری جاتی تھیں۔ ہند نے اول اسلام قبول کیا، آنحضرت کا مفصل حلیہ انہی کی روایت سے منقول ہے۔ نہایت فصیح و بلیغ تھے۔ حضرت علی رضؓ کے ساتھ جنگ جمل میں شریک تھے۔اور شہید ہوئے عتیق کے انتقال کے بعد حضرت خدیجہ رضؓ رسول اللہؐ کے عقد نکاح میں آئیں۔آنحضرتؐ سے چھ اولادیں ہوئیں۔ دو صاحبزادے ہوئے دونوں انتقال کر گئے اور چار صاحبزادیاں، حضرت فاطمہ رضؓ زہرا، حضرت زینب رضؓ، حضرت رقیہ رضؓ، حضرت ام کلثوم رضؓ۔

حضرت خدیجہؓ سے آنحضرتؐ کو بے انتہا محبت تھی وہ جب عقدِ نکاح میں آئیں توان کی عمر چالیس۴۰ برس کی تھی اور آنحضرتؐ پچیس۲۵ سال کے تھے۔

نکاح کے بعد وہ پچیس برس تک زندہ رہیں۔ ان کی زندگی تک آنحضرتؐ نے دوسری شادی نہیں کی۔

حضرت خدیجہ رضؓ کی وفات کے بعد آپ کا معمول تھا۔ کہ جب کبھی گھر میں جانور ذبح ہوتا تو آپ ڈھونڈ ڈھونڈ کر حضرت خدیجہ رضؓ کی ہم نشین عورتوں کے پاس گوشت بھجواتے تھے۔ حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ گو میں نے خدیجہ رضؓ کو نہیں دیکھا، لیکن مجھ کو جس قدر ان پر رشک آتا تھا کسی اور پر نہیں آتا تھا۔

ایک دفعہ ان کے انتقال کے بعد ان کی بہن ہالہ آنحضرتؐ سے ملنے آئیں اور استیذان کے

نونہالان ختم نبوت
مرتب : سہیل باوا

قاعدے سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ان کی آواز حضرت خدیجہ رضؓ سے ملتی تھیں۔ آپ کے کانوں میں آواز پڑی تو حضرت خدیجہ رضؓ یاد آگئیں اور آپ جھجک اٹھے اور فرمایا کہ "ہالہ ہوں گی"

حضرت عائشہ رضؓ بھی موجود تھیں ان کو نہایت رشک ہوا۔ بولیں کہ آپؐ ایک بڑھیا کی یاد کرتے ہیں جو مر چکیں، اور خدا نے ان سے اچھی بیویاں دیں۔" صحیح بخاری میں یہ روایت یہیں تک ہے لیکن ایک اور روایت میں ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔" ہرگز نہیں، جب لوگوں نے میری تکذیب کی تو انہوں نے تصدیق کی۔ جب لوگ کافر تھے۔ تو وہ اسلام لائیں، جب میرا کوئی معین نہ تھا تو انہوں نے میری مدد کی۔

لے طبقات ابن سعد ذکر خدیجہ رضؓ کتاب النساء
لے طبقات ابن سعد لے اصابہ ذکر ہند۔

اتباع سنت کی ایک مثال

٭محمد عبداللہ ہارون آباد

حضرت خواجہ معین الدین اجمیریؒ بہت بڑے پایہ کے بزرگ تھے۔ ان کے مرشد کا نام حضرت خواجہ محمد عثمان ہارونیؒ تھا۔ یہ بھی بڑے بزرگ تھے۔ شریعت میں بزرگ اس کو کہتے ہیں۔ جو نبیؐ کی سنت کا متبع ہو ولی کے معنی اللہ کا دوست اگر وہ خود عالم ہو تو اپنے علم پر عمل کرے۔ اگر خود عالم نہ ہو تو کسی عالم سے پوچھ پاچھ کر عمل کرے۔ یہ بھی ولی ہوتا ہے۔

حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ بڑے عالم نہ تھے۔ متبع شریعت تھے۔شریعت اسلامیہ کے مطابق زندگی بسر کرتے۔ شریعت کے خلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاتے تھے۔

جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں یاد کر لیتے ہیں۔ اور ہزاروں حدیثیں جب انہیں یاد ہو جائیں تو محدثین کی اصطلاح میں ایسے شخص کو حافظ الحدیث اور محدث کہتے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ حضرت خواجہ اجمیریؒ کے یہ مرشد ایک جگہ وضو فرما رہے تھے۔ اپنا دایاں پاؤں دھو رہے تھے کہ ایک محدث سامنے آگئے پاؤں دھونے کا سنت طریقہ یہ ہے۔ کہ جب پاؤں دھویا جائے۔ تو پاؤں کی انگلیوں کا خلال کر لیا جائے تاکہ شک نہ رہ جائے۔ پہلے دائیں پاؤں کی انگلیوں کا خلال یوں کرے کہ ہاتھ کی انگلیاں پاؤں کی انگلیوں کے نیچے سے لائے۔ خواجہ حضرت محمد عثمان کو یہ مسئلہ پہلے معلوم نہ تھا۔ اس لئے آپ اپنے دائیں پاؤں کی انگلیاں کے خلال کے دوران ہاتھ کی انگلیاں اوپر سے پھیر رہے تھے۔ اس محدث نے حضرت کا یہ عمل دیکھ کر فرمایا کہ حضور

خوشی کے حصول کا طریق

٭نجمہ منیور ننکانہ صاحب

انسان ہر حال میں خوش رہے۔ خوشی دولت سے نہیں ملتی۔ ورنہ دنیا میں کوئی آدمی دولت مند دکھی نہ ہوتا۔ خوشی قیمتی فرنیچر اور دری کی آڑ میں بھی نہیں ہوتی در اصل خوشی چیزوں میں نہیں ہوتی۔ سب کے

صلی اللہ علیہ وسلم یوں تو نہیں ہے جیسا آپ کر رہے ہیں۔

چنانچہ جب حضرت عثمانؓ نے یہ مسئلہ سنا تو اور انہیں معلوم ہوا کہ پاؤں کے خلال کرنے کا طریق درست نہ تھا۔ اور خلاف سنت تھا اور آپ نے ۲۰ سال کی نمازیں دوبارہ لوٹائیں۔ کہ خلاف سنت پاؤں کا خلال کرنے والے وضو کے ساتھ جو نمازیں پڑھی گئیں وہ قابل قبول نہ ہوئی ہوں شائد۔

لیس للانسان الا ما سعیٰ

مرسلہ: چوہدری محمد نعیم ارشد ۔ خانیوال

لیس للانسان الا ما سعیٰ

یہ کہ انسان کے لئے کچھ نہیں ہے۔ مگر وہ جس کی اس نے کوشش کی۔

اشارہ ولید بن مغیرہ سردار قریش کی طرف ہے۔ جو کہ آنحضورؐ کی دعوت پر اسلام قبول کرنے پر آمادہ ہو گیا تھا۔ مگر ایک دوست نے سمجھایا اور کہا کہ تمہیں عذاب آخرت کا ڈر ہے تو مجھے اتنی رقم دے دو اور میں ذمہ لیتا ہوں کہ تمہارے عوض قیامت کا عذاب میں بھگت لوں گا۔ مغیرہ نے سوچا اچھی بات ہے عذاب سے بھی بچ گئے اور باپ دادا کے دین کی لاج بھی رہ گئی۔ جھٹ سے مان گیا۔ مگر بعد میں اپنے اس دوست سے بھی دھوکہ کیا۔ اور پوری رقم بھی ادا نہ کی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کافروں کو بتانا چاہا کہ آخرت سے بے فکری اور دین کی حقیقت سے بے خبری نے ان کو کیسی کیسی جہالتوں میں مبتلا کر رکھا ہے۔ کیا یہ روش انہیں عذاب الٰہی سے بچا سکتی ہے؟ نہیں۔ ہرگز نہیں۔ حقیقت کا سامنا کیجئے تو اس کے چہرے پر صاف لکھا ہوا نظر آئے گا۔

لیس للانسان الا ما سعیٰ

اس ارشاد ربانی کا مطلب یہ ہے کہ

(۱) ہر شخص جو بھی پائے گا اپنے ہی عمل کا پھل پائے گا۔

(۲) کوئی بھی شخص سعی و عمل کے بغیر کچھ نہیں پا سکتا۔

(۳) ایک انسان دوسرے کے عمل میں شریک نہیں ہو سکتا بشرطیکہ اس میں تھوڑا سا عمل کا حصہ اس کا بھی ہو۔

انسانی زندگی کا مقصد کوشش، کوشش اور کوشش ہے۔ یعنی کہ "سعی جدوجہد" زندگی تو نام ہے کچھ کر گزرنے کا۔ کہا گیا وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔ مگر زندگی میں سکون موت کے مترادف ہے۔ حرکت و عمل زندہ لوگوں کا شیوہ ہے جب ہی تو خداوند کریم نے فرمایا ہے۔ کہ ہر شخص اپنے سعی و عمل کا پھل پائے گا۔ ومن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ اللہ عادل ہے۔ ہر حقدار کو اس کا پورا پورا حق دینا عدل کا تقاضا ہے۔ اس نے میزان عدل اس لئے قائم کیا ہے کہ ہر انسان کو اس کے عمل کا پورا پورا بدلہ مل سکے۔

پس انسان کو چاہئے اپنے ترازو میں اعمال حسنہ بڑھانے کی کوشش کرے۔ کہ

عمل سے زندگی بنتی ہے۔ جنت بھی جہنم بھی

ہمیں ضرورت ہے اس عمل کی دنیا سے اپنی جنت بسانے کی۔ اپنی ہستی کو مٹانے کی۔ کہ

دانہ خاک میں مل کر گل و گلزار ہوتا ہے

کیا آپ کے سامنے کوئی ایسا طالب علم ہو جو بغیر محنت کے پاس ہو؟ کیا کوئی ایسا انسان ہے۔ جو وقت پر بیج نہ بوئے، پانی نہ دے۔ اور پھر بھی تیار فصل کاٹے۔ پس جب اس دنیا میں بغیر محنت کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ تو اللہ کے حضور کسی شے کی تمنا بغیر کوشش کے کرنا بالکل فضول ہے۔ فرمان خداوندی ہے۔ "ولا تزر وازرۃ وزر اخریٰ"

کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔

ہاں ایک طریقہ جو کر نے والے کے عمل میں چاہنے والے کا حصہ شامل ہو۔ اور مذکورہ بالا آیت کریمہ کا فلسفہ واضح نہ ہوتا تو ساری دنیا کے خود غرض اپنی برائیاں دوسروں کی طرف منتقل کر دیتے اور خود معصوم بنتے۔ پھر خدا نے اس آیت کریمہ کے فوراً بعد فرمایا

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

مختصر یوں کہیے کہ کوشش اور جدوجہد کے بغیر کچھ بھی حاصل نہیں پس اگر ہم اپنے اعمال کو سنوارنے، برائیوں اور گناہ سے بچاؤ کی کوشش کریں تو کچھ بھی بعید نہیں کہ ہم اس میں کامیاب نہ ہوں اگر ہم ختم نبوت کے دفاع اور مرتدوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے سرگرم عمل ہو جائیں تو کیا ہم اپنے عزائم میں کامیاب نہ ہوں گے یقیناً کامیابی ہمارا مقدر ہوگی۔ مگر کوشش، جدوجہد اور خلوص نیت شرط اول ہے۔

عہد وفا

★ حبیب الرحمٰن شاہنوانی سنگ بلوچستان

جب عربوں کا جھنڈا اندلس کی سرزمین پر لہرا رہا تھا۔ ہسپانیہ کے ایک بہادر سے ایک عرب نوجوان کی مڈبھیڑ ہو گئی۔ اتفاق کی بات کہ ہسپانوی بہادر کا وار چل گیا۔ اور عرب نوجوان اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا اب ہسپانوی اندلسی بہادر کو خوف ہوا۔ کہ میرا انجام قتل کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ یہ سوچ کر وہ بھاگ کھڑا ہوا۔ وحشت اور خوف سے اس کے پاؤں من بھر کے ہو رہے تھے۔ بھاگتے بھاگتے وہ ایک باغ کے دروازے پر پہنچا۔ بغیر کچھ سوچے سمجھے اندر داخل ہو گیا۔ دیکھتا کیا ہے کہ ایک بوڑھا عرب جس کے چہرے سے رعب اور جلال آشکار تھا۔ بیٹھا ہوا ہے۔ وہ ہسپانوی جاتے ہی اس کے قدموں میں گر پڑا۔ اور کہا کہ میں نے ایک عرب نوجوان کا خون کیا ہے۔ میں آپ کے دامن میں پناہ لینے کے لئے آیا ہوں۔ بوڑھے سے اس کی سراسیمگی اور وحشت کا منظر دیکھا نہ گیا۔ اس نے کہا کہ تم بالکل نہ ڈرو میں تمہیں پناہ دیتا ہوں۔ پھر بوڑھے نوجوان نے باغ کے ایک گوشہ میں ہسپانوی نوجوان کو ایک کمرے کے اندر پہنچا دیا۔ اور کہا کہ تم اس جگہ بالکل بے فکر رہ کر آرام کرو۔ یہاں کوئی تم تک نہیں پہنچ سکتا۔ وہ ہسپانوی مطمئن ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس ہسپانوی نے شور و غل کی آوازیں سنیں۔ دیکھتا کیا ہے کہ کچھ نوجوان ایک مقتول نوجوان کی لاش لئے آ رہے ہیں۔ بوڑھے نوجوان نے یہ لاش دیکھی تو چیخ پڑا۔ لوگوں نے اسے بتایا کہ اسے ایک اندلسی نوجوان نے قتل کیا ہے۔ جو قتل کرتے ہی بھاگ کھڑا ہوا۔ ہم نے اس کو بہت تلاش کیا مگر وہ کسی طرح دستیاب نہ ہو سکا۔ پھر چند لوگوں نے بوڑھے عرب سے کہا کہ ہم اس کا سراغ لگا کر رہیں گے۔ اور اس سے ضرور انتقام لیں گے۔ ہسپانوی یہ سن کر کانپنے لگا۔ اب بوڑھے کو اصل حقیقت معلوم ہوئی۔ اور وہ سمجھ گیا۔

باقی صہ ۲۶ پر

اخبار ختم نبوت

سید ریاض الحسن گیلانی کو الگ کرنا حکومت کی مرزائیت نوازی ہے۔ مولانا شجاع آبادی

بہاولپور۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا ہے کہ پی پی پی کی حکومت کا سید ریاض الحسن گیلانی سے وفاقی عدالت کے شرعی عدالت کے لیگل ایڈوائزر کے عہدہ سے الگ کرنا مرزائیت نوازی کی واضح دلیل ہے۔ وہ یہاں نور پور نگا میں منعقد ہونے والی " دفاع صحابہ کانفرنس" کے عظیم اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ سید ریاض الحسن گیلانی ایڈووکیٹ نے سرکاری وکیل کی حیثیت سے قادیانیوں کی طرف سے وفاقی شرعی عدالت میں دائر ہونے والی رٹ پٹیشن میں کامیاب وکالت کی۔ جس سے مرزائیت لرزہ براندام ہوئی۔ اور موصوف پر ضیاء الحق دور میں لاہور میں قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ آج وفاقی گورنمنٹ نے موصوف کو اس کے عہدہ سے الگ کر کے قادیانیوں کی دیرینہ خواہش کو پورا کر دیا ہے انہوں نے سید ریاض الحسن گیلانی کو خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے قرارداد کے ذریعے وفاقی گورنمنٹ سے پرزور مطالبہ کیا کہ کہوٹہ ایٹمی پلانٹ سے مرزائیوں کو فی الفور الگ کیا جائے۔ کیونکہ زاہد ملک کی حال ہی شائع ہونے والی " کہوٹہ ایٹمی پلانٹ اور ڈاکٹر عبدالقدیر" سے متعلق کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ قادیانیوں نے پروفیسر عبدالسلام قادیانی کے ذریعے پلانٹ مذکور اور اسلامی بم کا نقشہ ہی کاپی کر کے باہر بھجوا دیا ہے۔ جس سے کسی وقت بھی کوئی المیہ رونما ہو سکتا ہے۔ نیز ایک اور قرارداد کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ چیف سیکرٹری سندھ کنور ادریس اور دیگر قادیانیوں کو ان کے عہدوں سے الگ کیا جائے۔

ڈاکٹر عبدالسلام اسرائیل کا ایجنٹ ہے

جمعیت طلباء اسلام حاصل پور کے جنرل سیکرٹری محمد رشید تبسم نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام کو سرکاری اداروں میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر عبدالسلام اسرائیل کے ایماء پر پاکستان میں سائنس کی ترقی کے نام پر ادارہ قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ تاکہ پاکستان کو ایٹمی شعبہ میں ترقی سے روکا جائے۔ انہوں نے خبردار کیا ہے کہ قادیانی ڈاکٹر مرزا طاہر قادیانی کو پاکستان میں لانے کے لئے راہ ہموار کرنا چاہتا ہے۔ انہوں نے تمام طلباء برادری سے اپیل کی ہے کہ مرزائیوں کی سازش کے خلاف متحد ہو جائیں اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا بھرپور ساتھ دیں۔

مروٹ ضلع بہاولنگر میں جلسہ ختم نبوت

مروٹ (رپورٹ مطیع اللہ قادری) مروٹ ضلع بہاولنگر میں عظیم الشان جلسہ ختم نبوت ہوا۔ منڈی مروٹ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا دوسرا جلسہ تھا دونوں جلسے بڑے کامیاب رہے۔ الحمدللہ مروٹ کے عوام نے مرزائیوں کا سوشل بائیکاٹ کر رکھا ہے غلہ منڈی اور بازار میں ان کے ساتھ لین دین نہیں۔ اس جلسہ میں مقامی علماء میں سے جناب مولانا احمد علی نوری صاحب، قاری محمد انور صاحب، اور مولانا منشاء قادری صاحب نے خطاب کیا۔ فورٹ عباس سے مولانا قدرت اللہ صاحب اور ہارون آباد سے مجاہد ختم نبوت ڈاکٹر میاں احسان باری نے جلسہ عام سے خطاب کیا۔ بعدازاں جناب مولانا اللہ وسایا صاحب مرکزی مبلغ تحفظ ختم نبوت نے اپنے ارشادات سے اہل جلسہ کو نوازا۔ مرزائیوں کے غلط عقائد و عزائم سن کر عوام الناس میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ الحمدللہ ختم نبوت جلسہ کے مثبت اثرات مرتب ہو رہے ہیں عوام الناس نے مرزائیوں کا مکمل طور پر بائیکاٹ کرنے کا وعدہ کیا۔ بعدازاں مولانا محمد منشاء صاحب نے قرارداد پیش کی کہ علاقہ میں جہاں جہاں بھی سکولز میں قادیانی مدرس ہیں۔ انہیں فوراً برطرف کیا جائے۔ عوام الناس نے بڑی گرمجوشی سے اس قرارداد کی تائید کی۔

ختم نبوت یوتھ فورس کی ممبر قومی اسمبلی سے ملاقات

ختم نبوت یوتھ فورس کمیٹی کا اجلاس زیر قیادت عبدالغفار مغل ممبر صوبائی اسمبلی سید مردان علی شاہ سے ملا۔ اور سندھ کے اندر قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی شرانگیزی سے آگاہ کیا۔ اور ختم نبوت یوتھ فورس کے مطالبات پیش کئے۔ سید مردان علی شاہ نے وفد کو یقین دلایا کہ وہ ختم نبوت یوتھ فورس کے مطالبات جلد حل کروا دیں گے۔ وفد میں صدر ختم نبوت یوتھ فورس محمد صفدر، عبدالجبار، اور محمد حنیف شامل تھے۔ نیز بابری مسجد والے کیس کو ختم کرانے کا انہوں نے یقین دلایا۔

جناب محمد اشفاق صاحب کی خطاطی کے نمونے

گذشتہ ایک ماہ قبل بہاولپور کے نامور خطاط جناب محمد اشفاق صاحب کی خطاطی کے نمونے شائع کئے گئے جن پر ان کا اسم گرامی درج نہ تھا۔ اس لئے وہ بغیر نام بنا کے شائع کر دیئے گئے۔ رسالہ کا ٹائیٹل خوشی محمد آرٹسٹ تیار کرتے ہیں۔ اس لئے بحیثیت آرٹسٹ خوشی محمد کا نام درج ہے۔

(ادارہ)

شبان ختم نبوت سرگودھا کے شب وروز

عیسائیوں کے علاوہ قادیانیوں نے بھی شیزان کا بائیکاٹ کر دیا

تحریر : ملک محمد اصغر

★ شبان ختم نبوت ضلع سرگودھا کے زیر اہتمام جناح کالونی میں "ختم نبوت کنونشن" منعقد ہوا، کنونشن سے مولانا اکرم طوفانی، مولانا اقبال عثمانی، قاری علی محمد ندیم، رانا محمد یونس المعروف خمینی، حسن رزاق اور دیگر مقررین نے خطاب کیا۔ مقررین نے اپنی تقاریر میں قادیانیوں کی اشتعال انگیز شر انگیزیوں کی مذمت کی۔ علماء کرام نے کہا کہ جب سے قادیانیوں کے صد سالہ جشن پر پابندی عائد ہوئی ہے۔ قادیانیوں نے تخریبی سرگرمیاں شروع کر دی ہیں مگر ہم ان کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ جب تک ختم نبوت کا ایک بھی فرزند زندہ ہے۔ قادیانی مرتدوں کو ایسا کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ علما کرام نے مولانا تاج الدین بسمل کے قتل پر بھی اظہار افسوس کیا۔ اور قاتلوں کی فی الفور گرفتاری کا مطالبہ کیا۔

★ قارئین ختم نبوت یہ سن کر خوش بھی ہوں گے اور حیران بھی کہ سلانوالی سرگودھا روڈ پر واقع مسلمانوں کی بستی میں موجود عیسائیوں نے بھی قادیانیوں کے مشروب شیزان کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔ ایک عیسائی نے ملاقات میں بتایا کہ ہم ایسی قوم کے مشروب پر لعنت بھیجتے ہیں جس قوم کے سربراہ نے پیغمبروں کی شان میں گستاخیاں کیں۔ اور خود اپنے پاخانہ میں دھنس کر مرا۔

★ شبان ختم نبوت سرگودھا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد بلاک نمبر 2 میں ایک احتجاجی جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس سے مولانا اللہ وسایا، مولانا اللہ یار راشد، مولانا خدا بخش، مولانا اکرم طوفانی مولانا ضیاء الحق، مولانا رحیم بخش صدیقی، مولانا محمد اقبال عثمانی، رانا یونس، شیخ جہانگیر سرور ایڈووکیٹ نے خطاب کیا۔ مقررین نے ضلعی انتظامیہ کی مرزائی نوازی کی زبردست مذمت کی۔ اور حکمرانوں کو خبردار کیا کہ اگر انہوں نے مرزائی نوازی نہ چھوڑی تو ان کی کرسی باقی نہ رہے گی۔

★ آپ یقین کریں کہ چک 98 شمالی سرگودھا میں قادیانیوں نے بھی شیزان کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔ یہ بائیکاٹ شبان ختم نبوت کے مجاہدوں کے حوصلے کو دیکھتے ہوئے قادیانیوں نے کیا۔ اب کسی قادیانی کی دکان پر شیزان کی بوتل دکھائی نہیں دیتی۔

★ شبان ختم نبوت سرگودھا، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا، جمعیت العلمائے اسلام سرگودھا، جمعیت طلباء اسلام سرگودھا، تحریک احیائے اسلام سرگودھا، تحریک دفاع صحابہ سرگودھا، انجمن سپاہ صحابہ سرگودھا، تحریک خدام اہلسنت، سنی تحریک الطلبہ سرگودھا، اہل حدیث یوتھ فورس سرگودھا۔ تحریک نفاذ فقہ حنفیہ سرگودھا، اور سرگودھا کی دیگر مذہبی جماعتوں کے راہنماؤں نے چک نمبر 98 شمالی میں قادیانیوں کی غنڈہ گردی کی زبردست مذمت کی۔ ان تنظیموں کے راہنماؤں نے وفاقی حکومت اور صوبائی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کو فی الفور گرفتار کیا جائے۔ جو اس واقعہ میں ملوث ہیں۔ کیونکہ مسلمانوں نے اب بہت برداشت کر لیا ہے۔ اب ہم میں برداشت کی زیادہ قوت نہیں۔ اگر ضلعی انتظامیہ نے بھی اس سلسلے میں مرزائی نوازی کا ثبوت دیا۔ تو اس کے خلاف تحریک چلے گی۔

★ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے خارج کیا جائے یہ بات جمعیت طلباء اسلام کے ضلعی سرپرست اعلیٰ مولانا رحیم بخش صدیقی نے اپنے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کو جو کہ اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔ اور مسلمانوں کے حقوق غصب کر رہے ہیں۔ جس کی انہیں اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اس لئے حکومت انہیں فی الفور کلیدی عہدوں سے علیحدہ کرے۔ کیونکہ یہ ملک کے لئے خطرہ ہیں۔

بقیہ : آنسو

ہو گئی ہے۔
اگر ماں کی آنکھ سے گریں تو سمجھ لو کہ بہو جھگڑالو اور بیٹا نکما ہے۔
اگر بہن کی آنکھ سے گریں تو سمجھ لو میکہ چھوٹا یا سسرال بڑا ہے۔
اگر بھائی کی آنکھ سے گریں، تو سمجھ لو غیرت جوان ہو گئی۔
اگر پرائی آنکھوں سے گریں تو سمجھ لو محبت امر ہو گئی ہے۔

کیرالہ بھارت میں مسلمانوں سے قادیانیوں کا مباہلہ

○ عورتوں اور بچوں سمیت ہزار افراد کا اجتماع
○ خاموشی اتنی کہ سوئی گرنے کی بھی آواز محسوس ہو جائے۔
○ قادیانی پیشوا مرزا طاہر نے بطور خاص اس قرآنی مباہلہ کی اجازت دے کر تسلیم کر لیا کہ اصل طریقہ مباہلہ یہی ہے۔

اس مباہلہ کی مفصل رپورٹ

ہفت روزہ ختم نبوت کے آئندہ شمارہ میں ملاحظہ کیجئے۔

بقیہ : نونہالانِ

کہ اس کے بیٹے کا قاتل اس تک پہنچ گیا ہے۔ دل کو سنبھالا جب آدھی رات گذر گئی۔ اور سب لوگ سو گئے۔ تو وہ ہسپانوی نوجوان کے کمرہ میں داخل ہوا۔ اور کہا کہ تم میری پناہ میں ہو۔ میں نے تمہیں امن دیا ہے۔ اگرچہ تم میرے بیٹے کے قاتل ہو۔ جاؤ میں تم سے انتقام لینا نہیں چاہتا۔ اپنا معاملہ خدا کو سونپتا ہوں۔ تم رات کی تاریکی سے فائدہ اٹھاؤ اور خاموشی سے نکل جاؤ۔ یہ کہہ کر بوڑھے ہسپانوی نے نوجوان کو کچھ زادِ راہ بھی دیا۔ اور کہا کہ جاؤ۔ اور پھر وہ چلا گیا۔

بقیہ : اداریہ

متعلق قرآن پاک میں واضح ارشاد موجود ہے۔ کہ وہ مسلمانوں سے کسی صورت بھی راضی نہیں ہو سکتے۔ اور جن سے راہ و رسم اور دوستی رکھنے سے منع کیا گیا ہے مرزا قادیانی اور اس کی ذریت مرزا قادیانی سے لیکر مرزا طاہر تک انہیں کی دوستی اور محبت کا دم بھرتی چلی آرہی ہے۔ یہود و نصاریٰ بھی دوستی کا خوب حق ادا کر رہے ہیں۔ کیوں، صرف اس لئے کہ مسلم حکومتوں کیخلاف جاسوسی کرائی جائے۔ تاکہ ان کےخلاف کسی قسم کے ایکشن میں آسانی ہو۔

ہمارے نزدیک مذکورہ ہینڈ بل میں سرورِ کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح توہین اور گستاخی کی گئی ہے۔ اس لئے کہ

(۱) آیت کریمہ کو مرزا قادیانی کے حق میں بتایا گیا۔ حالانکہ یہ آیت کریمہ حضورؐ کے حق میں نازل ہوئی جو کہ "ارسل رسولہ" سے صاف ظاہر ہے۔

(۲) یہ کہ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر اب تک اسلام کو مغلوب بتایا گیا ہے۔ صرف اس لئے کہ (بقول قادیانیوں کے) حضورؐ کا روحانی ارتقاء ناقص تھا۔ (نعوذ باللہ)

چونکہ یہ ٹریکٹ (جو فوٹو سٹیٹ کرکے سکولوں

اور کالجوں میں بغیر نام پتے کے ارسال کیا جا رہا ہے) سراسر توہین آمیز اور اشتعال انگیز ہے۔ اس لئے حکومت اس کا نوٹس لے۔ اگر وہ کچھ کرنے سے قاصر ہے تو پھر تمام ختم نبوت کے پروانے ناموس رسالت کے تحفظ کیلئے سب کچھ کرنے کیلئے تیار ہیں۔ وہ اسے گستاخ رسول اور قرآن میں معنوی تحریف کے مرتکب قادیانی کو خود تلاش کر سکتے ہیں۔ اور اسے کیفر کردار تک پہنچا سکتے ہیں۔

بقیہ : اللہ والے

ہر کہ مارا بد رساند، راحتش بسیار باد
یعنی جو شخص ہم سے بدی کرے۔ اللہ کرے اس کو زیادہ چین و سکھ ملے۔

ہمیں بھی چاہیے کہ اللہ والے بزرگوں کی اچھی روش اختیار کریں۔ لڑاکا نہ بنیں۔ اگر کوئی ایذا پہنچائے تو اس کے ساتھ جھگڑا نہ کریں بلکہ تحمل اور صبر کا سہارا لیں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور عفو و عافیت کی دعائیں مانگتے رہے۔ اس طرح بفضل اللہ تعالیٰ چند روزہ زندگی پر امن اور پرسکون بسر ہوگی اور یہ بہت بڑی نعمت ہے۔

بقیہ : اعجاز القرآن

اور بنو عبد مناف خاندان میں ہمیشہ سے چشمک چلی آتی ہے۔ قوم کی سیادت و قیادت میں وہ جس محاذ پر آگے بڑھنا چاہتے ہیں۔ ہم ان کا مقابلہ کرتے ہیں۔ انہوں نے سخاوت و بخشش کے ذریعہ قوم پر اپنا اثر جمانا چاہا۔ تو ہم نے ان سے بڑھ کر یہ کام کر دکھایا۔ انہوں نے لوگوں کی ذمہ داریاں اپنے سر لیں تو ہم اس میدان میں بھی ان سے پیچھے نہ رہے۔ یہاں تک کہ پورا عرب جانتا ہے کہ ہم دونوں خاندان برابر حیثیت کے مالک ہیں۔

ان حالات میں اس خاندان سے یہ آواز اٹھی کہ ہمارے خاندان میں ایک نبی پیدا ہوا ہے۔ جس پر آسمان سے وحی آتی ہے۔ اب ظاہر ہے کہ ہم اس کا مقابلہ کیسے کریں اس لئے ہم نے یہ طے کر لیا ہے کہ ہم زور اور طاقت سے ان کا مقابلہ کریں گے۔ اور ہرگز ان پر ایمان نہ لائیں گے۔

بقیہ : جانوروں سے حسن سلوک

مالک کو نصیحت کی اور اس کو پیٹ بھر کر کھلانے کی تاکید کی حدیث یہ ہے۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک دن سواری پر اپنے ساتھ پیچھے سوار کیا پھر آپؐ انصار کے ایک باغ میں داخل ہوئے اس میں ایک اونٹ تھا، اونٹ نے جب نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو دھاڑیں مارنے لگا اور اس کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس کے دونوں کانوں کے پچھلے حصہ پر ہاتھ پھیرا تو اونٹ خاموش ہوا آنحضرت صلعم نے فرمایا اس اونٹ کا مالک کون ہے ایک جوان انصاری آیا اور عرض کیا یہ میرا اونٹ ہے۔ رحمت دو عالمؐ نے ارشاد فرمایا۔ تم اللہ سے ڈرتے نہیں ہو اس جانور کے بارے میں جس کا مالک اللہ تعالیٰ نے تجھے بنایا ہے اس اونٹ نے ابھی میرے پاس آکر شکایت کی کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور اسے زیادہ تھکا دیتے ہو۔ جس دین میں حقوق کی اتنی حفاظت کی گئی ہو جانوروں پر ادنیٰ ظلم حرام اور موجب سزا ہو اس دین میں انسانیت (جو اشرف المخلوقات ہے) کے بارے میں یہ تصور کیسے کیا جا سکتا ہے کہ اس میں عورتوں مردوں مسلمانوں کا فروں بہن بھائیوں، رشتہ داروں اور اساتذہ اور سب بڑے چھوٹوں کے حقوق ضائع کر دیئے ہوں۔

ایک اور فرمانِ رسالت کے الفاظ میں ارشاد ہوتا ہے فرمایا۔ مرغ کو گالی نہ دو اس لئے کہ یہ تو نماز کے لئے جگاتا ہے ایسے ہی جانوروں کو گالی گلوچ اور بددعا دینے سے منع فرمایا اور بعض اوقات ہوتا ہے جس میں پھر دعا کو بارگاہِ الٰہی فرمایا اور بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ انسان جانور یا اپنی اولاد کو (خصوصاً عورتیں ہی) گالی دیتا ہے اور یہی قبولیت کا وقت ہوتا ہے۔ جس میں پھر دعا کو بارگاہ الٰہی میں قبول کر لیا جاتا ہے۔ ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے کہ بطور نشانہ بازی کے جانوروں کا شکار نہ کرو غرض رحمت دو عالمؐ نے جانوروں کے حقوق کی بہت حفاظت فرمائی ہے۔ اللہ میاں ہمیں تمام حقوق کا لحاظ کرکے زندگی بسر کرنے کی توفیق بخشے آمین۔ برحمتک یا ارحم الراحمین۔

بقیہ : بزم

خان محمد صاحب کندیاں والے کی قیادت میں فقط پاکستان تک نہیں بلکہ پوری دنیا میں قادیانیوں کے پلید عزائم خاک میں ملا دیے۔

رسالہ ختم نبوت کا کردار

احمد رضا عامر چیمہ ، ڈسکہ

میں گورنمنٹ ڈگری کالج ڈسکہ میں سال دوم کا طالب علم ہوں۔ ہفت روزہ ختم نبوت سے میرا پہلا تعارف میرے فزکس کے استاد محترم جناب شوکت علی صاحب نے کروایا یہ تقریباً ایک سال پہلے کی بات ہے بس اس کے بعد سے آج تک ہفت روزہ ختم نبوت کا ایک قاری ہوں اور اسے بے حد پسند کرتا ہوں کیونکہ اس میں دینی اور دنیاوی فلاح کے لئے اور خصوصاً قادیانیوں کے محاسبے کے لئے بہت زیادہ مواد موجود ہوتا ہے اور میرے خیال میں قادیانی مرتدوں کو ختم کرنے میں ہفت روزہ ختم نبوت کا بڑا حصہ ہے میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہفت روزہ ختم نبوت کو مزید ترقی بخشیں اور ہم سب اپنی منزل یعنی قادیانیوں کو جڑ سے ختم کرنے تک پہنچ سکیں۔ (آمین)

خوشی سے پڑھتا ہوں

خواجہ محمد حسین مین بازار خوشاب

میں رسالہ بڑی خوشی سے پڑھتا ہوں اور آپ کا رسالہ پڑھ کر ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ رسالہ قیامت تک جاری رہے یہ رسالہ ایک مذہبی رسالہ ہے اور اس میں انسان کو مسائل کا پتہ چلتا ہے اور قادیانیوں کے بارے میں علم ہوتا ہے کہ وہ مرتد کیا کرتے ہیں۔ ہمارے شہر خوشاب میں اب قادیانی بالکل کسی قسم کی کوئی غلط حرکت نہیں کرتے اگر کوئی کرتا ہے تو ہمارے قاری سعید احمد اسعد صاحب ان کی سرکوبی کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ میری طرف سے رسالہ کے احباب کو سلام۔

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم"

شافع محشر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم
نورِ سراپا محسنِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم
شانِ سلیماں حکمت لقماں حاملِ قرآں مونسِ انساں
سرورِ دوراں محسنِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم
اوجِ صداقت پیکرِ رحمت بحرِ سخاوت روحِ شرافت
نورِ ہدایت خُلقِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم
صبرِ ایوبی عشقِ خلیلی حسنِ یوسفی زہدِ مسیحی
نصرتِ موسوی عظمتِ آدم صلی اللہ علیہ وسلم
سب نبیوں سے رتبہ بالا کوئی نہیں ہے تم سا اعلیٰ
سب سے مکرم سب سے معظم صلی اللہ علیہ وسلم
دنیا میں تشریف جو لائے رحمت بن کر سر پہ چھائے
پاک پیمبر نورِ مقدم صلی اللہ علیہ وسلم
عدل و وفا کے بادل چھائے چھٹ گئے ظلم کے سب سائے
روشن ہیں دو جگ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
نظمِ عالم جس نے سنوارا ظلمت میں اک نور کا دھارا
شانِ خدا ہے نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم
نظرِ کرم ہو پیکرِ رحمت [illegible] درماں روحِ محبت
سعدی کب تک روئے پیہم صلی اللہ علیہ وسلم

کلام - سعید احمد سعدی -

منظوم مناقب امیر المومنین حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ

فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ خلیفہ ثانی

روحِ عدالت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ
شانِ لیاقت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ
وہ "لَوْ کَانَ بَعْدِیْ" کے مصداق کامل
طلبِ رسالت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ
بوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد جس نے سنبھالی
عنانِ خلافت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ
ندا انکی پہنچی نہاوند کے میداں
عجب ہے کرامتِ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ
لرزتے کسریٰ، ایران و قیصر
بہ عہدِ قیادت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ
تفوّق کا تمغہ بتائیدِ قرآن
بدر کی اسارت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ
ملی جس کے صدقے عبادت کی خاطر
حرم میں اجازت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ
مدینے میں مسجد نبی کے مصلے پہ
پائی شہادت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ
نبی کی زباں سے جنہیں جنتوں کی
ملی ہے بشارت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ
جو احکام پردے کے قرآں میں اترے
ہوئی پوری چاہت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ
خلیفہ شہر خود جنہیں پیش کی گئی
وہ ہیں باوجاہت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ
وہ تھی جن کی ہیبت سے ترساں [illegible]
شہوں کی سفارت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ
شریعت کے اسرار سے بہرہ ور تھی
تدبر سیاست فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ
تراویح کی سنت کو فرمایا جاری
بہ شوقِ عبادت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ
منافق کی گردن بیک ضرب کاٹی
یہ ہیں ایسی جلالت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ
ہوئے لقب فاروق سے ہیں ملقب
بہ تصدیقِ آیت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ
مرادِ نبی تھے مُریدِ نبی تھے
السدرے سعادت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ
نبی کے صہر اور علی رضی اللہ عنہ کے ہیں داماد
سراپا شرافت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ
چھٹی جس سے تاریکی دورِ ظلمت
وہ شمعِ ہدایت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ
اٹھاتے تھے بار خود بیوگاں کا
بخوفِ قیامت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ
کیا حق ادا جو اٹھایا تھا مصباح
بارِ امانت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ

مصباح الدین خواجہ ایم اے بڈھا گورایہ سیالکوٹ

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-16o

مرے ایمان کی بُنیاد ہے ختمِ نبوّت پر

اخگرؔ سرحدی
سرگودھا

بلندی اس کو حاصل ہے جہاں میں اہلِ عزت پر
کہ جو قربان ہو جاتا ہے، ناموسِ رسالت پر!

زمانہ ہوش کی منزل کو پانے میں ہے سرگرداں
خرد آمادہ ہے۔ آئینِ دیں کی پھر ضرورت پر

ہمیشہ یاد رہتی ہے۔ حدیث لانبی بعدی
مرے ایمان کی بنیاد ہے، ختمِ نبوّت پر

محبت اور پھر انؐ کی محبت، واہ کیا کہنا!
ہزاروں جیش ہیں قرباں ایک اُن کی محبت پر

وہی مقصودِ ہستی ہیں، وہیؐ شانِ دو عالمؐ ہیں
اطاعت ہے خدا کی منحصر، جنؐ کی اطاعت پر

رہِ تسلیم میں قربان کر دوں اپنی جاں تک بھی
رضائے دوست کی تکمیل ہوتی ہے شہادت پر

تجلی پھیل جاتی ہے، دلِ بے نور میں اخگرؔ
نظر پڑتی ہے، جب میری حریمِ ماہِ طلعت پر